لمن الملک الیوم لله الواحد القهار

... بہ کتاب لب لباب حالات فرمان روایان ہند مسمی بہ

مرآت الاشباہ

مع مختصر حالات وزرای اودہ مؤلفہ من مہتمم مطبع ہذا المتخلص بہ شیدا

در مطبع مرتضوی محمد مرتضی خان طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت ختم انبیا کے ہیچمدان کج مج زبان محمد ارتضی خان مہتمم مطبع مرتضوی

دہلی نے رسالہ مرات الاشباہ سلاطین خاندان تیموریہ مؤلفہ احترام الدولہ عمدۃ الحکما

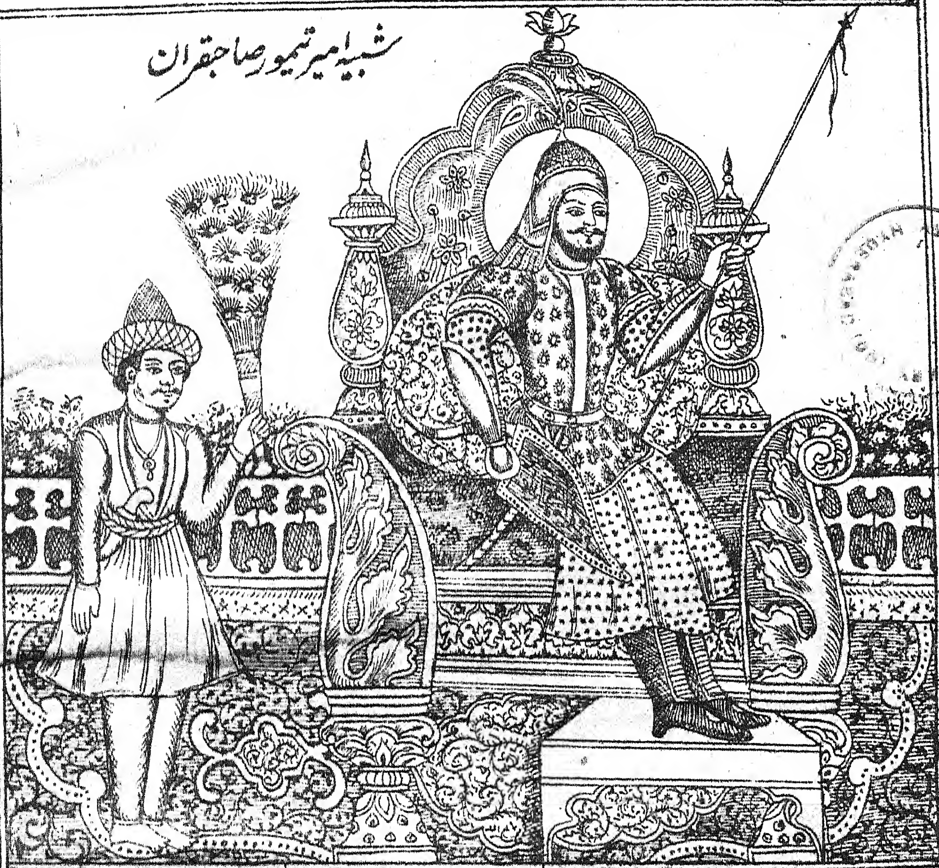
معتمد الملک حاذق العہد الآوان حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ کو

بہ تکلیف بعض احباب زبان فارسی سے اردو مین بعبارت سلیس عام فہم خلاصہ کیا

اور کچھہ کچھہ حال مختصر دیگر کتب تواریخ سے بہی ایزاد کیا گیا ناظرین کی خدمت

بابرکت مین التماس ہی کہ اگر کسی جگھہ سہواً غلطی ہوی ہو بنظر عیب پوشی معاف فرماوین

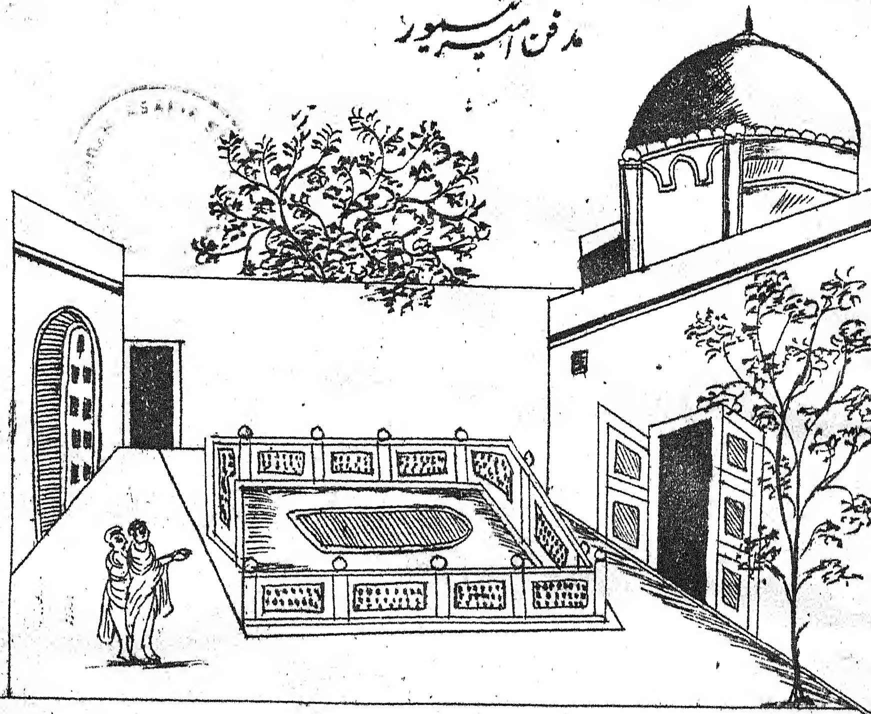
+ بر کریمان کارہا دشوار نیست +



امیر تیمور صاحبقران

ولادت باسعادت انکی ۷۲ ـ ماہ شعبان ۷۳۶ھ ہجری کو شہر سبز مین ہوئے ـ ۲۱ ـ رمضان المبارک ۷۷۱ھ ہجری کو خطہ بلخ مین جلوس فرمایا ـ ۳۵ برس ۱۱ مہینے ۵ یوم حکمرانی فرماکر ۴۴ ـ رمضان المبارک ۸۰۷ھ ہجری کو بمقام سمرقند رہگرای عالم بقا ہوئے ـ عمر انکی ۱۷ ـ برس ۱۱ ـ مہینے ۲ روز کے تھے ـ

مدفن امیر تیمور



تاریخ وفات

سلطان تیمور آنکہ مثل او شاہ نبود
در ہفتصد و سی و شش در آمد بوجود
در ہفتصد و ہفتاد و یک کرد جلوس
در ہشتصد و ہفت کرد عالم بدرود

سنہ ہجری



جلال الدین میران شاہ

بن امیر تیمور صاحبقران

یہہ بادشاہ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۷۶۹ ہجری کو شہر سمرقند مین پیدا ہوی ۔ ۱۷ ماہ شعبان المعظم سنہ ۸۰۷ کو مضافات ایران مین تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوی تاریخ جلوس تاریخ جلوس شاہ ہیشیا میران شہ عاقل است بشمار ۲ برس چار مہینے دس روز حکمرانی فرماکر ۴ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ کو رہسپار ملک عدم کا سفر کیا ۔ عمر انکی ۴۰ برس ۷ مہینے دس دن کے تھے ۔



تاریخ وفات

میرانشه زمانه بی سر آن شاه

تبریز شد ز تیغ عالمگیر

سنه ۸۱۰



سلطان محمد میرزا ابن جلال الدین میران شاہ

انکی تاریخ ولادت نظر سے نہین گذری - ۴ ذیقعد سنہ ۸۰۱ ہجری کو خطہ سمرقند مین بجای والد بزرگوار اپنے کے تخت پر بیٹھے - تاریخ جلوس سلطان محمد میرزا بدزد بخش و دہر گیر + از لفظ خبر آورد برن سال جلوسش بر سریر + ۲۵ برس انتظام سلطنت کر کی سنہ ۸۵۵ ہجری مین بمقام تبریز جان بحق تسلیم ہوی - عمر انکی ۵۵ برس کی تھے

مدفن



تاریخ وفات

سال رحیل شہ سوی جنت ازین دار فن

ماتم بانی شہ تا سلطان محمد

س ۵۵ ہ ہجری



سلطان بوسعید مرزا ابن سلطان محمد مرزا

ولادت انکی ماہ ذی الحجہ سنہ ۸۳۰ ہجری مین بمقام سمرقند اور بقولے شہر بخارا مین ہوئے

سنہ ۸۵۵ ہجری مین بمقام غزنین تخت نشین ہوی تاریخ جلوس بوسعید آن

خور ظل الٰہی + شاہ عالم پرورش سال شہی + ۱۸ - برس حکمرانی فرماکر ۲۲ -

رجب المرجب سنہ ۸۷۳ ہجری کو سمرقند مین وفات پائی - سن شریف ۴۳ برس کا تہا -



سلطان عمر شیخ میرزا

آپ ۸۶۰ھ ہجری کی خطہ سمرقند میں پیدا ہوئی — اور ۸۷۳ھ ہجری مین سمرقند ہی مین مسند حکومت پر
بیٹھے — تاریخ جلوس سال جلوس شاہ عمر شیخ کامران ÷ زیبندہ سریر شہی گشت
نکتہ دان ÷ ۲۶ برس حکمرانی فرما کر ۴ رمضان المبارک ۸۹۹ھ ہجری روز دوشنبہ کو
جان بحق تسلیم ہوئی — عمر انکے ۳۹ برس کی تھے —



تاریخ وفات

ز مرگ شیخ محمد گرید بپا کرد جاه است

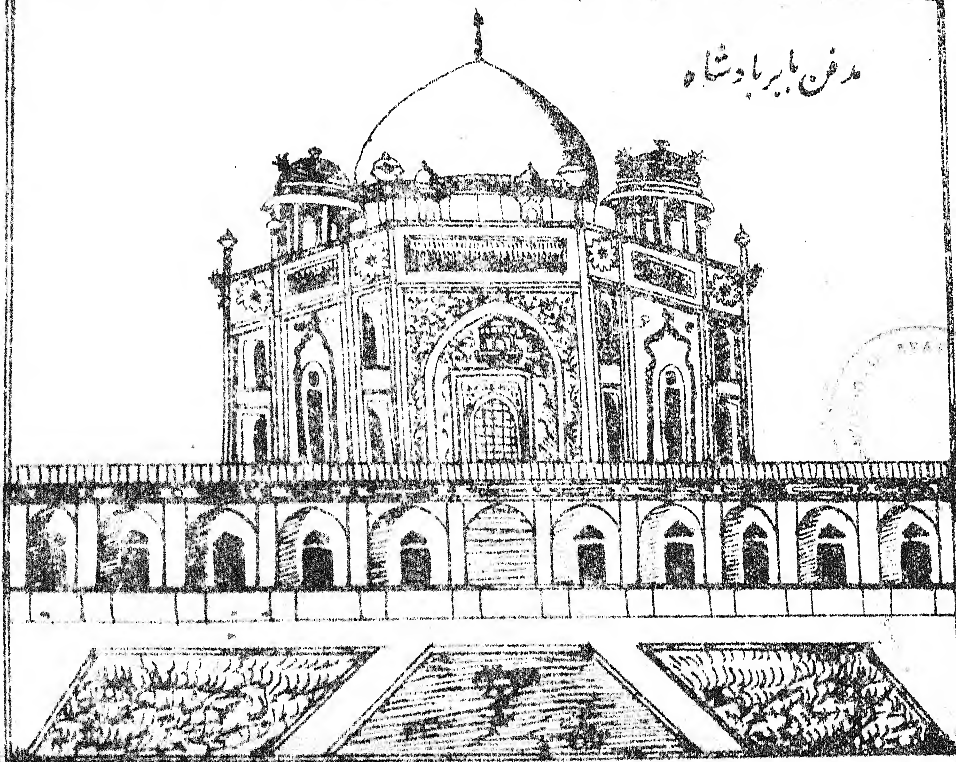
گرفته سلک جهان سال فوت آن شاه است

سنه ۹۵۰ هجری



فردوس مکانی ظہیر الدین بابر بادشاہ بن سلطان عمر شیخ میرزا

محرم ۸۸۸ھ ہجری کو خطہ فرغانہ مین ولادت ہوی — ۵ رمضان المبارک ۸۹۹ھ ہجری روز شنبہ کو بمقام اندجان تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوی تاریخ جلوس گشت در پانی پت ابراہیم را + شاہ عادل بابر عالی نسب + روز ماہ و سال و وقت آن ظفر + صبح بود و جمعہ و ہفت رجب + — ۳۷ برس آٹھ مہینے ایکروز بادشاہت کرکی ۶ جمادی الاول ۹۳۷ھ ہجری کو چار باغ اکبرآباد مین رحلت فرمائی اور نعش خطہ کابل مین دفن ہوی عمر انکی ۴۹ برس چار مہینے کے تھے —



تاریخ وفات

بادشاہ دہر بابر باکمال عدل و داد + واقف اسرار عالم مسعد لطف آلہ + سال جہان او

گزیدن جای فردوس نگر + جای فردوس ابد بگزیدہ بابر بادشاہ + بارہ برس کی عمر مین

ناظم ہوی بعد وفات اپنی باپکی تخت نشین ہوی تین مرتبہ اپنی چچا احمد مرزا پر کہ سمرقند کا

حاکم تہا غالب آکر سمرقند پر قبضہ کیا بعدہ قندہار اور کابل فتح کر کر دہلی مین تخت نشین ہوگے

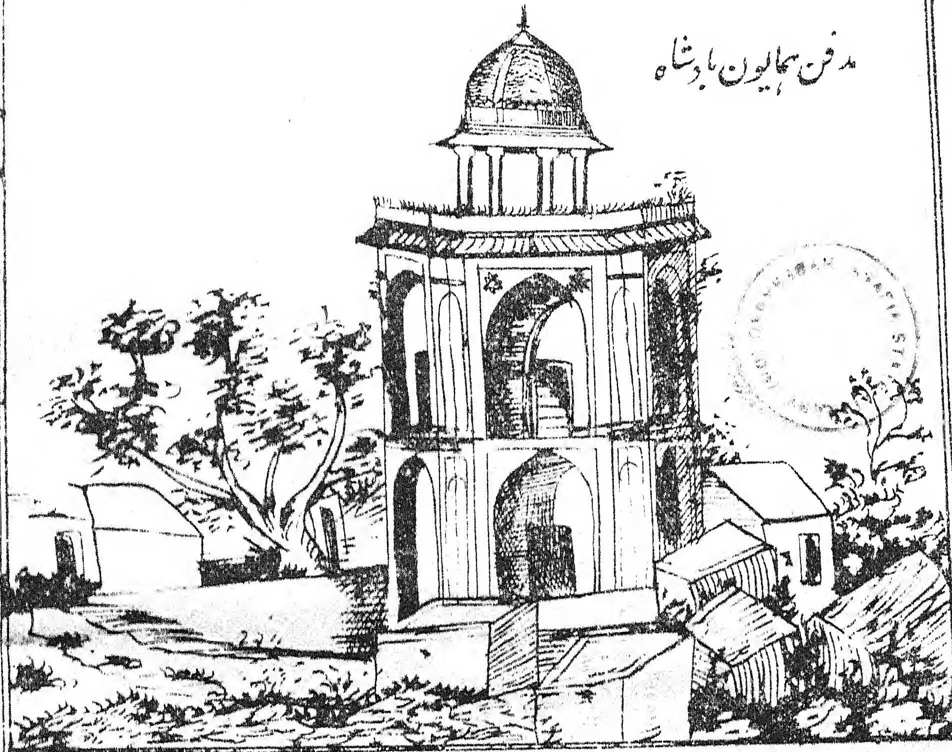
اور آگرہ اپنا دار السلطنت قرار دیا۔ انکا سلسلہ ماں کیطرف سی چنگیز خان تک اور

باپ کیطرف سی تیمور تک پہونچتا ہے فقط۔



جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون بادشاہ بن فردوس مکانی ظہیر الدین بابر بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۴۲ ذیقعد سنہ ۹۱۳ ہجری کو کابل مین ہوی — ۱۴ جمادی الاولے سنہ ۹۳۷ ہجری کو اکبر آباد مین تخت حکومت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس محمد ہمایون شاہ نیکبخت ہکہ خیر الملوک ست اندر سلوک + چو بر مسند بادشاہی نشست + شدش سال تاریخ خیر الملوک + ۲۵ برس ۲ مہینے ۵ یوم حکمرانی فرماکر ۱۱ ربیع الاولی سنہ ۹۶۰ ہجری کو دہلی مین کتبخانہ کی چھت پر سے گر کر راہی عالم بقا ہوئے —



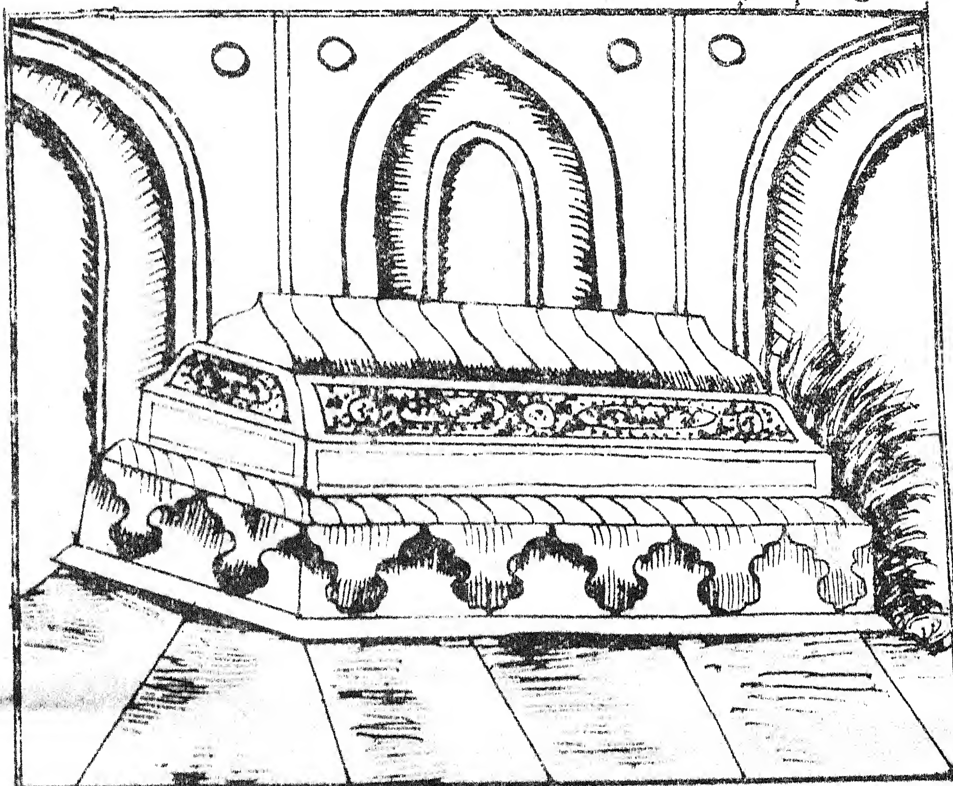
تاریخ وفات

ہمایون بادشہ آن شاہ عادل + کہ فیض خاص او بر عام افتاد + قضا از بہر تاریخش رقم زد + ہمایون بادشاہ از بام افتاد + ۴۹ برس ۳ مہینے ۲۶ دن کی عمر تہی — ۲۲ برس کی سن مین تخت نشین ہوی بڑی بڑی صدمہ اوٹہائی ملک گیری مین اوقات صرف کی — گجرات فتح کرکے اپنے بہائی عسکری کو وہان کا حاکم مقرر کیا پہر قلعہ رہتاس وچنار و بہار پر شیرشاہ سی لڑکر قابض ومتصرف ہوی پہر شیر خان سی کئی مرتبہ جنگ عظیم ہوی آخر کار شکست کہاکر بیابان واحد خراسان ہوکر ایران مین بادشاہ طہماسپ صفوی کی پاس بطلب امداد پہونچے طہماسپ صفوی نی نہایت خاطرداری و دلداری کی ایک سال تک اپنی پاس بہت اعزاز سے رکہکر دس ہزار فوج استمداد دیکر رخصت کیا اوسی فوج جرار سی کابل و قندار فتح کرکے دہلی مین داخل ہوی — مقبرہ انکا دہلی ی ڈہائی کوس کی فاصلہ پر جانب جنوب واقع ہے —



شاہ طہماسپ بن شاہ اسمعیل صفوی

سنہ ۹۱۱ ہجری مین ولادت ہوی مگر محل ولادت کسی تواریخ مین نظر سی نہین گذرا سنہ ۹۳۱ ہجری مین بمقام خراسان جلوس فرمایا – ۵۳ برس حکمرانی فرما کر سنہ ۹۸۴ ہجری مین وفات پائی مگر یہہ معلوم نہین ہوا کہ کس جگہہ اور کس عارضہ مین رحلت کی عمر انکی ۷۰ سال کی تھی



تاریخ وفات

شکر عمر شہ عادل و باذل طہماسپ + زین جہان گذران آہ چو فرمود گذر +

دل من سوخت ازین حادثہ جستم تاریخ + ہاتفم گفت بگو پانزدہم شہر صفر +

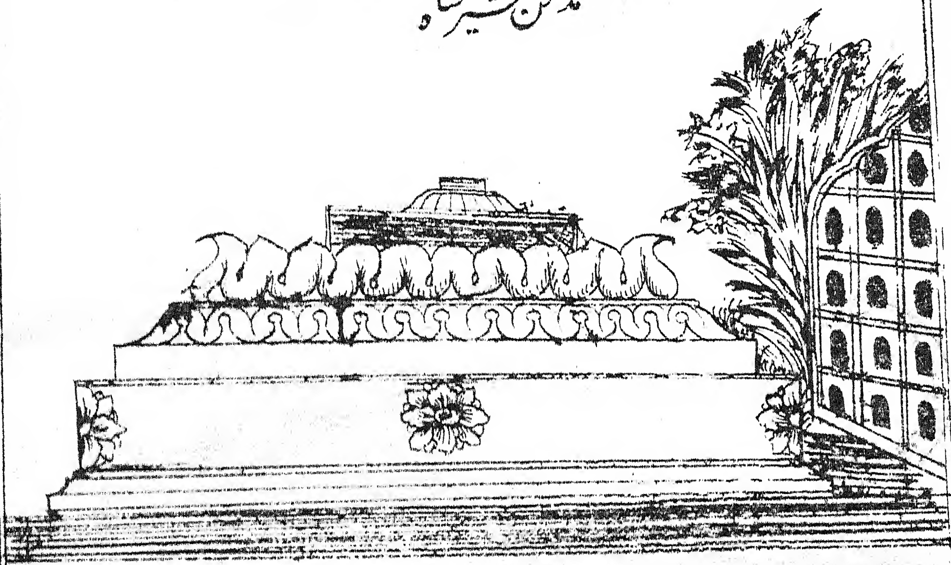
سنہ ۹۸۴ ہجری



محمد فرید الدین شیر شاہ بادشاہ بن حسن

انکا مفصل حال ولادت کسی تاریخ مین نہین دیکھا مگر چونکہ والد بزرگوار انکی بعہد سلطان
بہلول لودی سہسرام مین تھی شاید اوسی سرزمین مین پیدا ہوی ہون سنہ ۹۴۶ ہجری مین
بمقام حدود جوسیا تخت نشین ہوی تاریخ جلوس شیر شہ سور چون بتخت نشست + شیر و بز شد ز عدل او
مانوس + بادل شاہ گفت ہاتف غیب + خسرو دین وداد سال جلوس + چار برس چند ماہ حکومت کرکی
سنہ ۹۵۲ ہجری مین بمقام سہسرام جان بحق تسلیم ہوئے —

مدفن شیرشاہ



تاریخ وفات

چو شیرشاہ بحکم خدای عزوجل + بسوخت ز آتش باروت و جان بحق سپرد + بجواب

فرحت تاریخ او ز بہر خرد + بگفت ہاتف سال وفات ز آتش مرد +

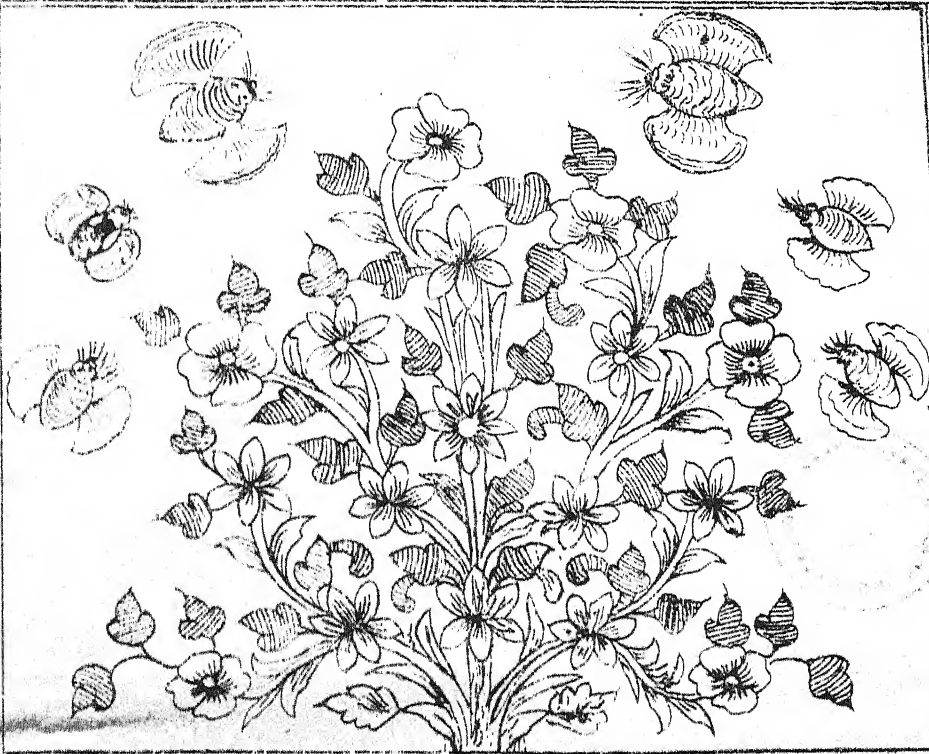
۹۵۲ ہجرے

یہہ بادشاہ بہت حلیم الطبع تہی عدل و انصاف مین نوشیروان پر فوق لیگئی تہے



محمد سلیم شاہ بادشاہ
بن شیر شاہ بادشاہ

سال ولادت اور محل ولادت کا حال کسی تاریخ مین نظر سی نہین گذرا سنہ ۹۵۲ ہجری مین بمقام کالنجر جلوس فرمایا ۸ برس چند ماہ بادشاہت کرکی رہگرای عالم بقا ہوی مدفن انکا معلوم نہین مگر چونکہ دہلی مین انہون نی وفات پائی شاید اسی سرزمین مین مدفن بہی ہو فقط —



تاریخ وفات

شاہی کہ بفرط حشمت و خیل و خدم + میزد ز غرور بر سر عرش قدم + ناگاہ بر آمدش

بمقعد دنبل + از صدمۂ او گذاشت دنیا در دم + فرحت چو زمانہ شد بحالش

گریان + از سال وفات او تجسس کردم + ہاتف ز سر کاہش دل نالہ بزد +

شد شاہ سلیم جادۂ پیمای عدم + انکا نام در اصل جلال خان تہا ـ بعد

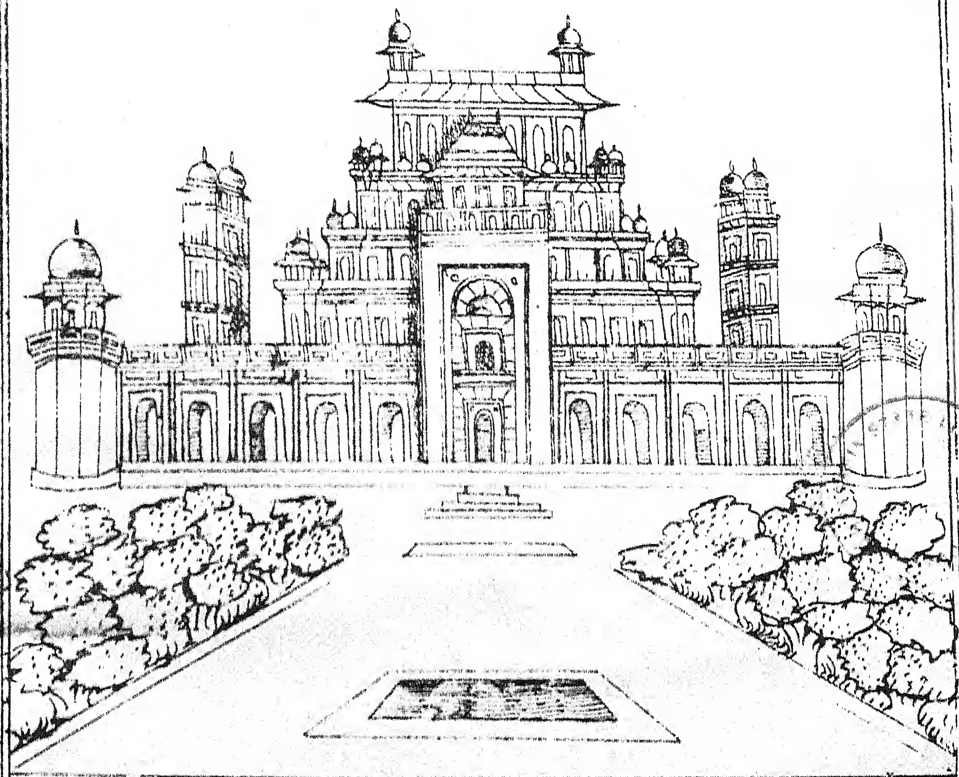
تخت نشینی کی اپنا نام سلیم شاہ رکہا مزاج بہت اچہا تہا فقط ـــ



عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون بادشاہ

سال ۹۴۹ ہجری مین پنجم رجب المرجب شب شنبہ کو بمقام امرکوٹ مضافات لاہور مین پیدا ہوی - ۲
ربیع الثانی اور بقولی ۳ ربیع الثانی ۹۶۳ ہجری کو عیدگاہ کلانور صوبہ لاہور مین جلوس فرمایا
تاریخ جلوس از خطبۂ شاہ رفعت منبر شد + وز سکۂ حال کار ہا عیان زر شد + بنشست بتخت سلطنت اکبر شاہ
تاریخ جلوس نصرت اکبر شد + ۵۱ برس ۲ مہینے ۱۱ دن حکمرانی فرماکر ۱۳ جمادی الثانی روز چہار شنبے
سنہ ۱۰۱۴ مین بمقام سکندرہ اور بقولے اکبر آباد وفات پاے ـــ

مدفن جلال الدین اکبر بادشاہ



تاریخ وفات

فوت اکبر شہ از قضائی الٰہ + گشت تاریخ فوت اکبر شاہ + یہہ بادشاہ نہایت اولوالعزم اور دلیر اور عادل تہی اپنی علو ہمتی اور جوانمردی سی صوبہای مفصل ذیل فتح کئے —

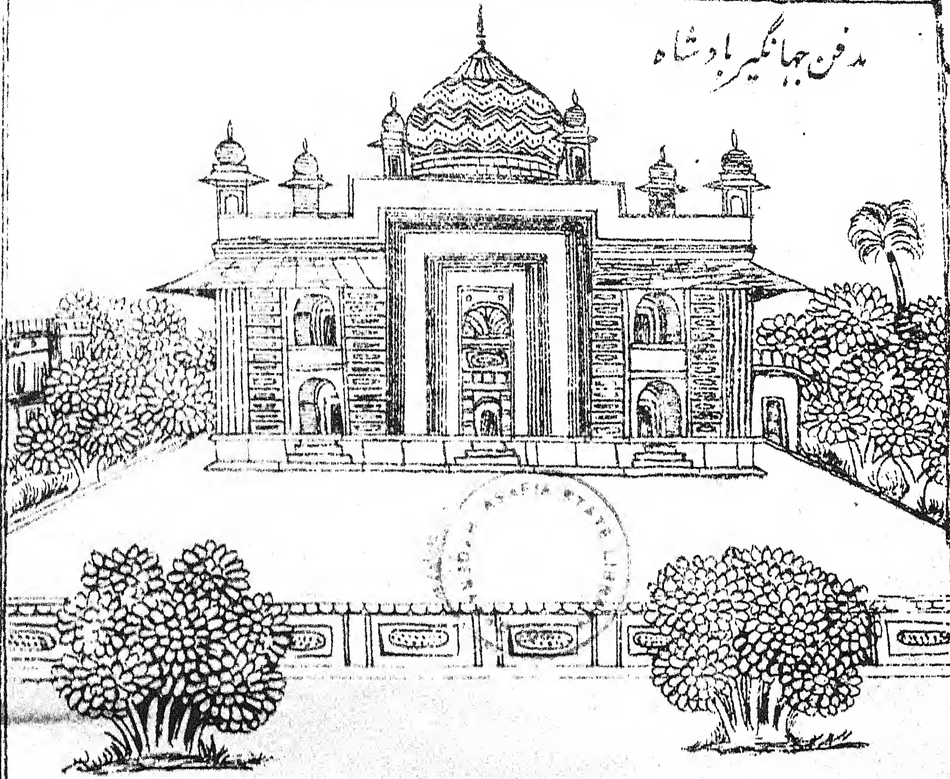
مالوہ[۱] دو بار کشمیر[۲] سہ بار گجرات[۳] اوڑیسہ[۴] ٹھٹھہ[۵] بھکر[۶] قندہار[۷] برہانپور[۸] بنگالہ[۹] خاندیس[۱۰] برار[۱۱] احمد نگر[۱۲] عمر انکے ۴۶ برس ۱۱ مہینے ۵ روز کے تھے —

شبیہ جہانگیر بادشاہ



جنت مکانی نور الدین جہانگیر بادشاہ بن عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

انکی ولادت باسعادت بمقام قصبہ فتح پور یکم ربیع الاولی روز چہارشنبہ سنہ ۹۷۷ ہجری مین ہوئی —
۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ ہجری کو اکبر آباد مین جلوس فرمایا ۲۱ — برس ۸ — مہینے
۱۴ — روز سلطنت کرکے ۲۷ صفر سنہ ۱۰۳۶ ہجری کو لاہور مین قضا کی شاہدرہ لاہور مین
مدفون ہوئے —



تاریخ وفات

شہنشاہ جہان شاہ جہانگیر + کہ صیت عدل اوبر آسمان رفت + چو تاریخ وفاتش جست کرشنے
خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت + عمر آپکی ۵۷ برس ۱۱ مہینے ۱۷ روز اور بقولی ۵۹ برس
۱۱ مہینے ۲ روز کے ہتی - یہہ حضرت ایک شخص شیر افگن خان نام جوامرد کی بی بی سی از حد
مانوس ہتی شیر افگن خان کو معرفت ایک شخص قطب خان کی حکمت عملی سی قتل کراکر مسمی ایاز
پدر نور جہان کو اپنا وزیر مقرر کیا - قلعہ رہتور مہابت خان سی چہین کر کسی رشتہ دار
نور جہان کو دیدیا مہابت خان نی پانچہزار راجپوت کی جمعیت سی بادشاہ کو قید کیا
غرض نور جہان کی باعث سی طرح طرح کی زکین اوٹہائین آخر کار دق کی بیماری سی قضا کے



فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ

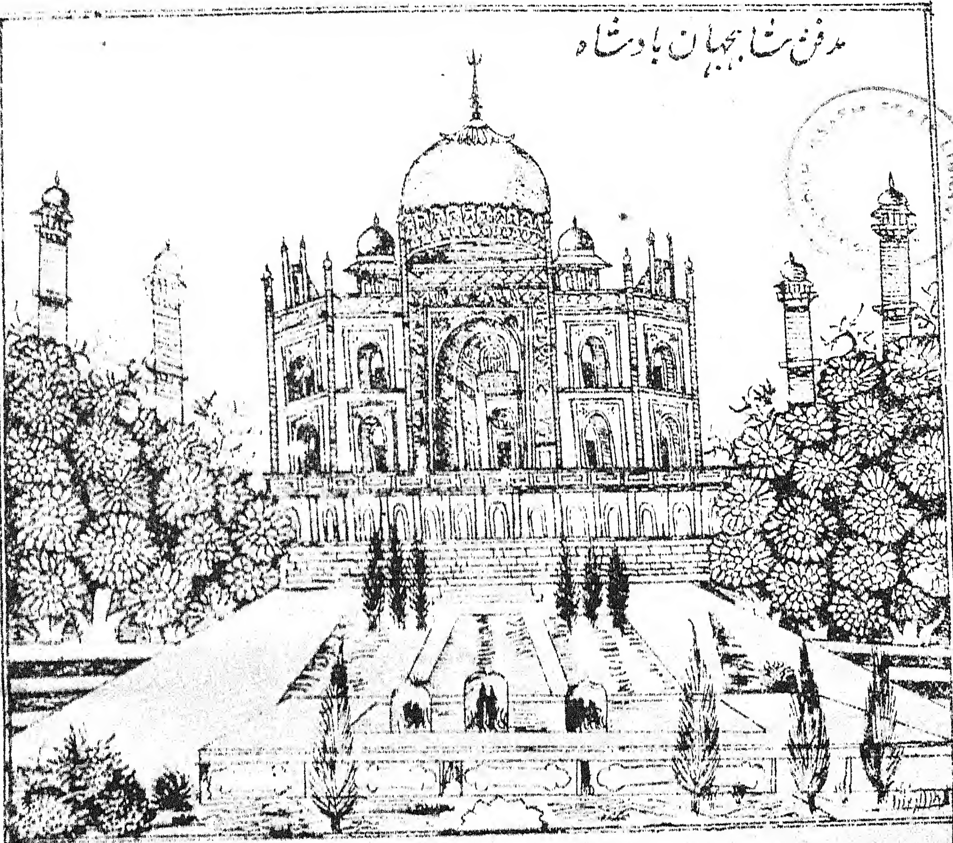
بن جنت مکانی نورالدین جہانگیر بادشاہ

شب پنجشنبہ یکم ماہ ربیع الاولی سنہ ہجری مین مقام لاہور پیدا ہوی — ۸ رجادی الثانی ۱۰۳۷ سنہ

ہجری کو اکبرآباد مین تخت حکومت پر جلوس فرمایا ۳۱ برس ۴ مہینے ۲۲ روز حکمرانی کرکے

سنہ ہجری کو اکبرآباد مین رحلت فرمائی ممتاز گنج مین مدفون ہوئی +

مدفن شاہجہان بادشاہ



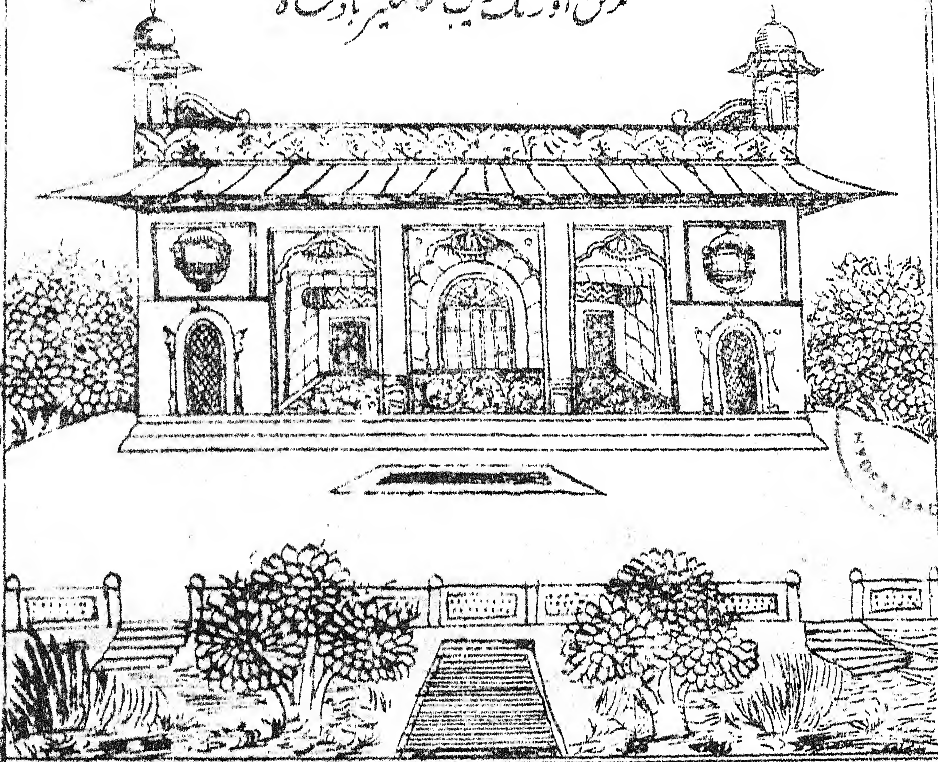
تاریخ وفات

سال تاریخ فوت شاہجہان + رنجے اللہ گفت اشرف خان + عمر انکی ٧٦ برس ۴ مہینے ٢٦ روز کے تہے - سخت جابر تہی جب تخت نشین ہوئی تو اول اپنی بہائی شہریار کو قتل کر کر خاندان تیمور کو نیست نابود کردیا اور ہمیشہ سلطنت میں فتور رہا ایک مرتبہ بہت بیمار ہوئے دارا شکوہ تخت نشین ہوئی عالمگیر نے اسکو بہی شکست دی اور خود تخت نشین ہو گئے +

شبیہ اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بن فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ

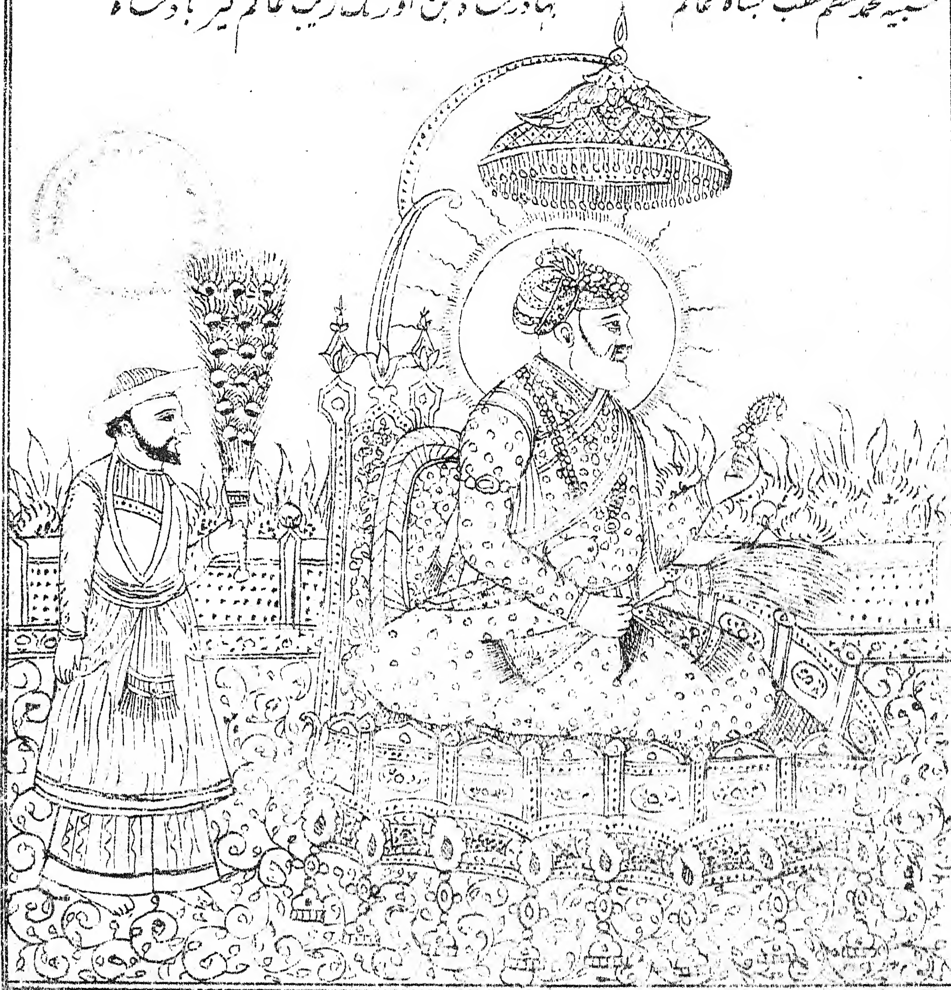
۱۱ ذیقعد شب یکشنبہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری کو مضافات گجرات مین ولادت ہوئی — یکم ذیقعد روز شنبہ سنہ ۱۰۶۸
ہجری مین بمقام گجرات تخت نشین ہوئی تاریخ جلوس اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ — ۵۰ برس ۲۷ روز حکمرانی فرما کر ۲۸ ذیقعد روز یکشنبہ
سنہ ۱۱۱۸ ہجری کو اورنگ آباد دکن مین انتقال فرمایا ۹۰ برس ۱۷ روز کی عمر تھی ✣



تاریخ وفات

رُوحٌ وَّرَیحَانٌ وَّجَنَّۃُ نَعِیمٍ ۔ انہون نی اپنی بہائی شجاع کو کہ جسنے داراشکوہ کے بہگانے سے ان پر فوج کشی کے تہے شکست دیکر بنگالہ کے طرف بہگا دیا اور داراشکوہ کو قتل کیا ۔ اور اپنی اولوالعزمی سی ارکان حاٹ کام گولکنڈہ بیجاپور وغیرہ فتح کئے ۔ انکی چار بیٹی تہی محمد معظم حاکم کابل اعظم شاہ حاکم دکن محمد سلطان خوجند مین مرگیا کام بخش حاکم بیجاپور ۔ جب عالمگیر بیمار ہوی تو کام بخش کو بیجاپور اور اعظم شاہ کو مالوہ اس نظر سی کہ میری بعد تنازعہ واقع نہو بہیجدیا اعظم شاہ ہنوز مالوہ مین داخل نہوا تہا کہ خبر انتقال عالمگیر کے سنکر واپس آیا اور تخت پر جلوس فرمایا محمد معظم نے کابل سے خبر بیماری عالمگیر کے سنکر کوچ کیا اثنا راہ مین خبر وفات پہونچی وہین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اپنی بہائی اعظم شاہ پر فتحیاب ہوکر ہندوستان اور دکن کا اقتدار خود حاصل کیا ✢

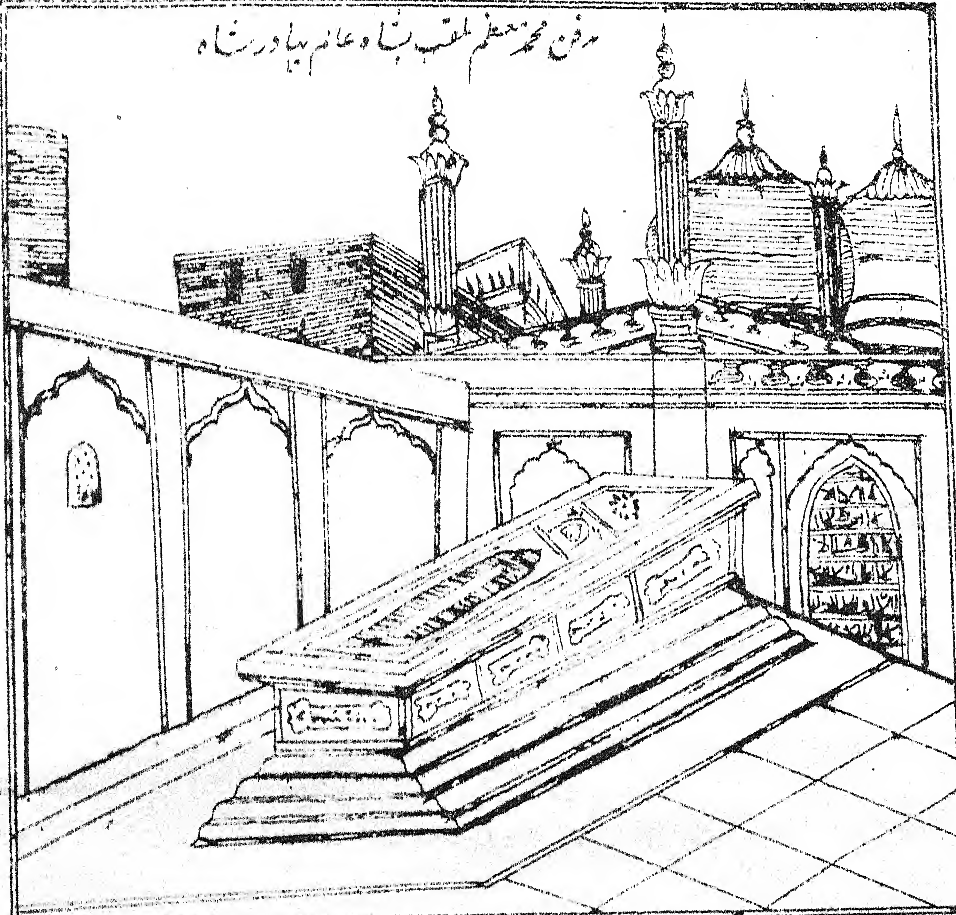
شبیہ محمد معظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ



محمد معظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ

بن اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ

ولادت کی ۳۰ رجب سنہ ۱۰۵۳ ہجری کو بیاق دکنی میں ہوئی — غرہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری کو صوبہ لاہور میں تخت حکومت پر جلوس فرمایا — ۵ برس ایک مہینے حکمرانی فرما کر سنہ ۱۱۲۴ میں بقضائے الٰہی رہگرائے عالم بقا ہوئے مقام مہرولے نواح دہلی میں مدفون ہوئے ٭


مدفن محمد معظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ

تاریخ وفات

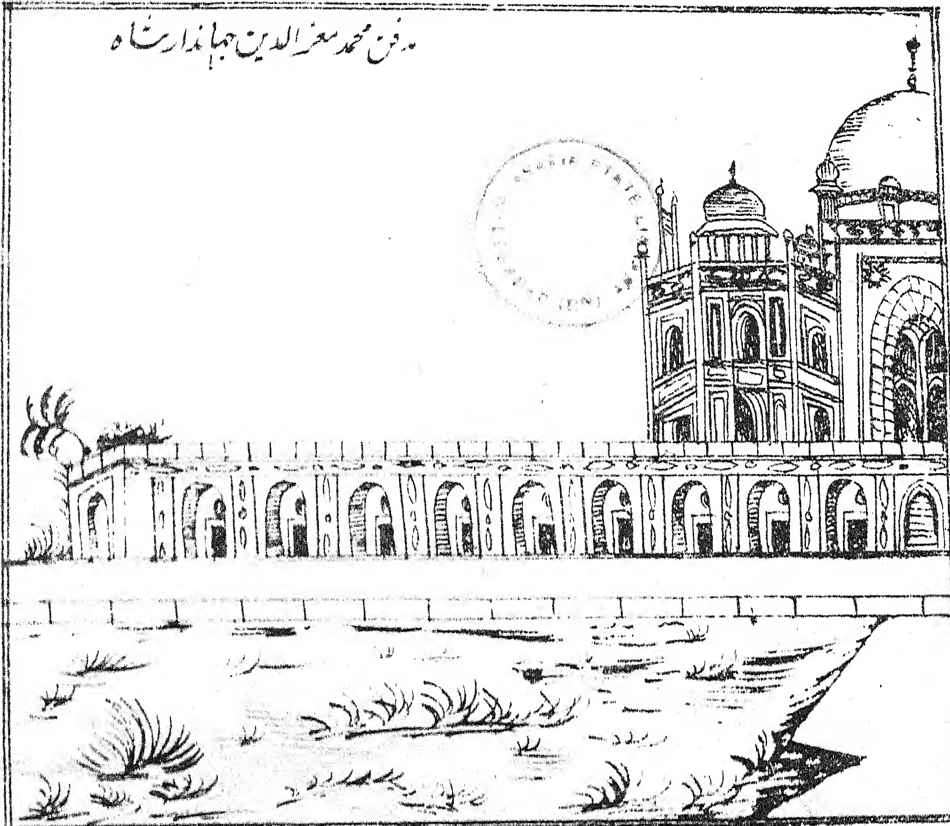
درو فاتش بی سرو بی باشند + فیض و فضل و نعمت و عدل و کرم + — ۷۰ برس اور چھہ مہینے کی عمر تہی — مذہب انکا شیعہ تھا فیاضی اور رحم دلی حد سے زیادہ تہی — رعایا کی آسایش کی واسطے مرہٹونکو چوتہہ بخشدی تہی تاکہ ملک میں امن رہی — انکی عہد میں سکہون نی شورش برپا کی مختصر حال یہہ ہے کہ بابر شاہ کے زمانہ میں ایک فقیر گرو نانک نے چاہا تہا کہ جملہ ہندو و مسلمان کو اپنے مذہب پر قایم کردیتے مگر اوسکے پیش نہ گئے — بلکہ سب سے بندا چیلہ گوبند سنگہ نے اپنا نام گوبند سنگہ ظاہر کرکے بہت سے سکہان سرہند پر قبضہ کرلیا آخر شکست فاش پاکر بہاگ گیا +



محمد معزالدین جہاندارشاہ

بن شاہ عالم بہادرشاہ

۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۰۷۱ ہجری کو اضلاع دکن میں پیدا ہوئی — ۱۷ محرم الحرام روز شنبہ
سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو دہلی میں جلوس فرمایا تاریخ جلوس معزالدین غازی چونکہ بر تخت + بفروزید
رونق بخشید + چہ خوش سال جلوسش از سر داد + بشیر غیب بامن گفت خورشید + — ۱۰ مہینے
۳ روز بادشاہت کرکے ۸ محرم الحرام سنہ ۱۱۲۵ ہجری کو بمقام دہلی جان بحق تسلیم ہوئے +



تاریخ وفات

فرار کرد چو فرخ سیر بحکم قضا ✤ اسیر گشت و شہید از جفای چرخ برین ✤ سنین

سانحہ ہاتف بگوش من فرمود ✤ بروحیف جہاندار شاہ معز الدین ✤ — مقبرہ ہمایون

نواح دہلی مین دفن ہوئی - عمر انکی ۲۵ برس ۳ مہینے ۲۸ روز کے تھے — یہہ چار بھائی

تھی جہاندار شاہ محمد اعظم رفیع القدر خجستہ اختر بعد وفات شاہ عالم باہم

بابت سلطنت کی جدال و قتال رہا - آخر کار جہاندار شاہ باعانت نواب ذوالفقار خان تخت سلطنت پر بیٹھی مگر

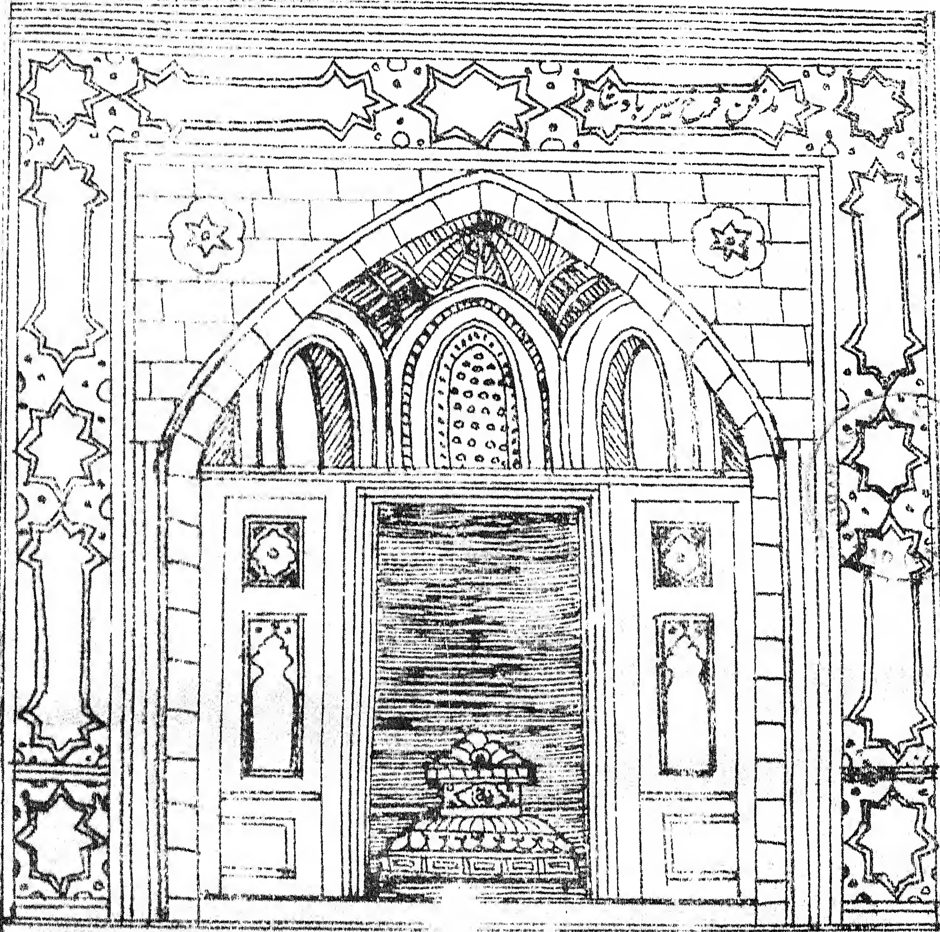
انتظام ہو سکا - فرخ سیر پسر عظیم الشان نے بامداد سید عبداللہ و سید حسین جہاندار کو شکست دیکر سلطنت پر جلوس فرمایا ✝



جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان
بن بہادر شاہ بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۱۸ رجب المرجب روز پنجشنبہ ۱۰۹۵ ہجری کو بلاد دکن اور بقولے دہلی مین ہوئے — ۲۳ ذیقعد ۱۱۲۴ ہجرے کو دہلی مین اور بقولے پٹنہ مین جلوس فرمایا

تاریخ جلوس شاہ فرخ سیر کہ افسر او + آفتاب سپہر مملکت ست + گفت ہاتف کہ سال سلطنتش + آفتاب کمال سلطنت ست + ۶ برس ۳ مہینے ۱۱ روز حکمرانی فرما کے ۹ ربیع الاولی ۱۱۳۱ ہجری کو بمقام دہلی رحلت فرمائے —

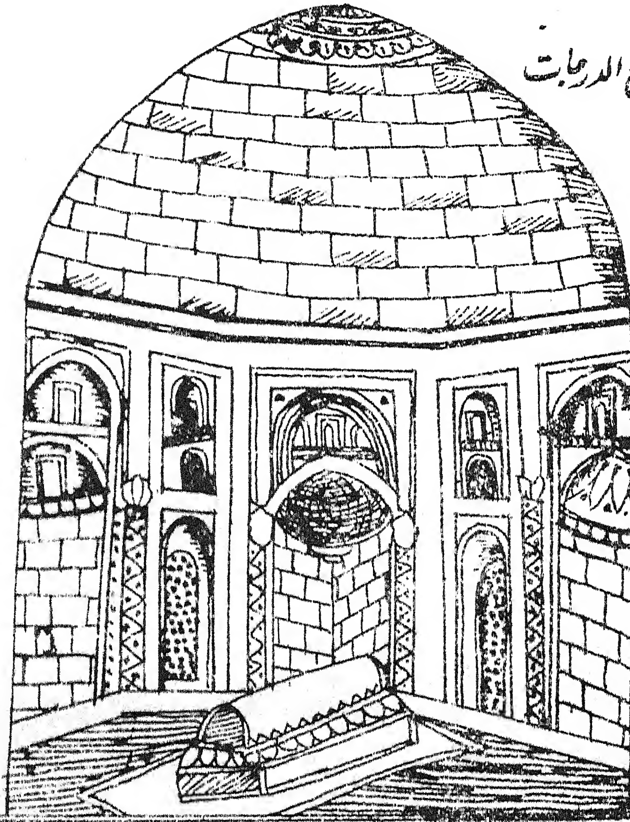


مقبرہ ہمایون نواح دلی مین مدفون ہوی — عمر انکی ۳۵ برس ۸ مہینے ۲۰ روز کی تہی
انکی عہد مین انگریز ہندوستان مین آئے — سید عبد اللہ اور سید حسین علی انکو قتل کر کی
عالمگیر بادشاہ کے پوتے رفیع الدرجات کو تخت نشین کیا پانچ مہینے سلطنت کر کر
مر گیا — بعد اوسکے رفیع الشان کو تخت حکومت پر بٹھایا وہ بہی تین مہینے حکمرانی کر کے
مر گیا — آخرش روشن اختر پوتے عالمگیر کو تخت پر بٹھایا اسنے تخت نشین ہوکر اپنا نام
محمد شاہ رکھا —



رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ

۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ ہجری کو دہلی میں متولد ہوئی — ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو دہلی میں تخت حکومت پر بیٹھے — تاریخ جلوس نشست تخت چون رفیع الدرجات + گوئی بر عرش سر کشید از عرفات + بیر خردش چو دید با فر و شکوہ + تاریخ آمد لقب رفیع الدرجات ۳ مہینے ۱۱ روز حکمرانی فرما کر ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں رہگرائی عالم بقا ہوئے مقبرہ ہمایوں نواح دہلی میں مدفون ہوئے —



تاریخ وفات

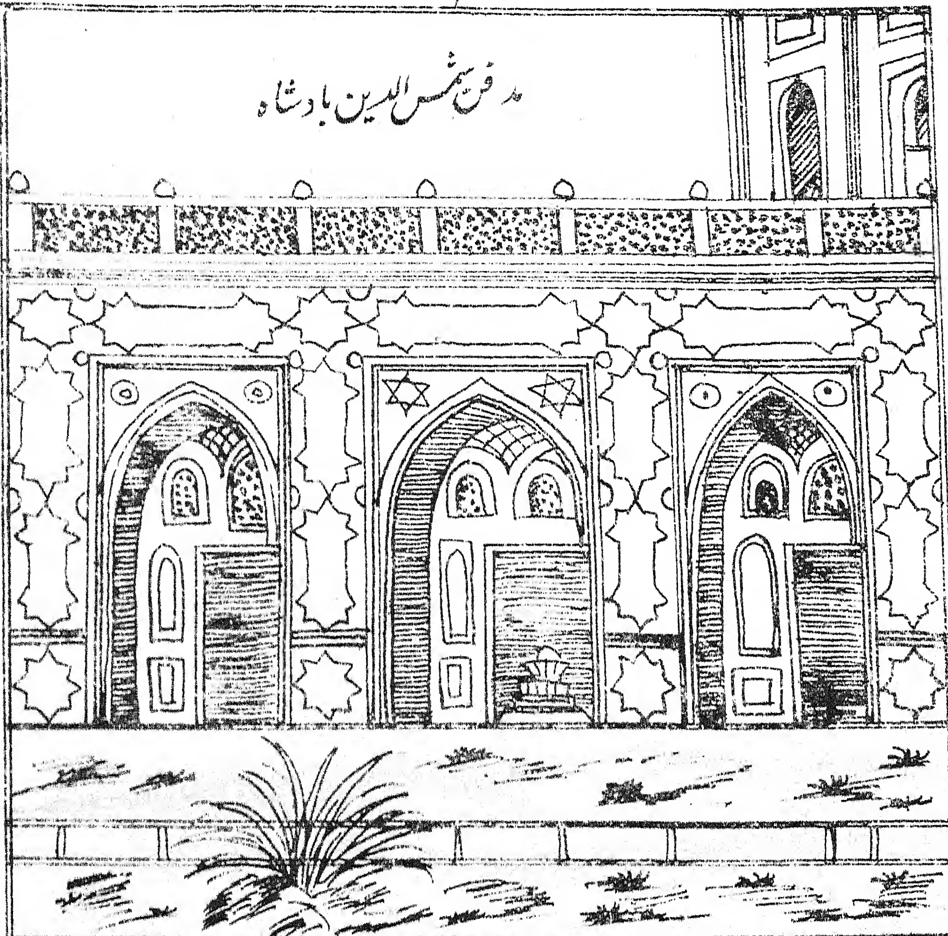
چون جان شہنشہ رفیع الدرجات + رہ جست بسایۂ نہال طوبیٰ
رضوان بدر بہشت اقدام کنان + گفتا خلد برین مقام ماویٰ

عمر انکی ۲۰ برس ۱ مہینے ۱۳ روز کے تھے —



شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بہادر شاہ بادشاہ

۵ صفر المظفر سنہ ۱۱۳ ہجری کو دہلی مین پیدا ہوئی ۔ ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو دہلی مین جلوس فرمایا **تاریخ جلوس** تا رفیع المدولہ شد شاہ جہان + برسان بارید دینار و درم + احسن اللہ ازلی سال جلوس + زد رقم زیبا خلافت نزد رقم + ۳ مہینے ۲۸ روز سلطنت کرکے ۱۷ ذیقعد سنہ ۱۱۳۱ ہجرے کو بمقام دہلے رحلت فرمائے مقبرہ ہمایون نواح دہلی میں دفن ہوئے ۔



تاریخ وفات

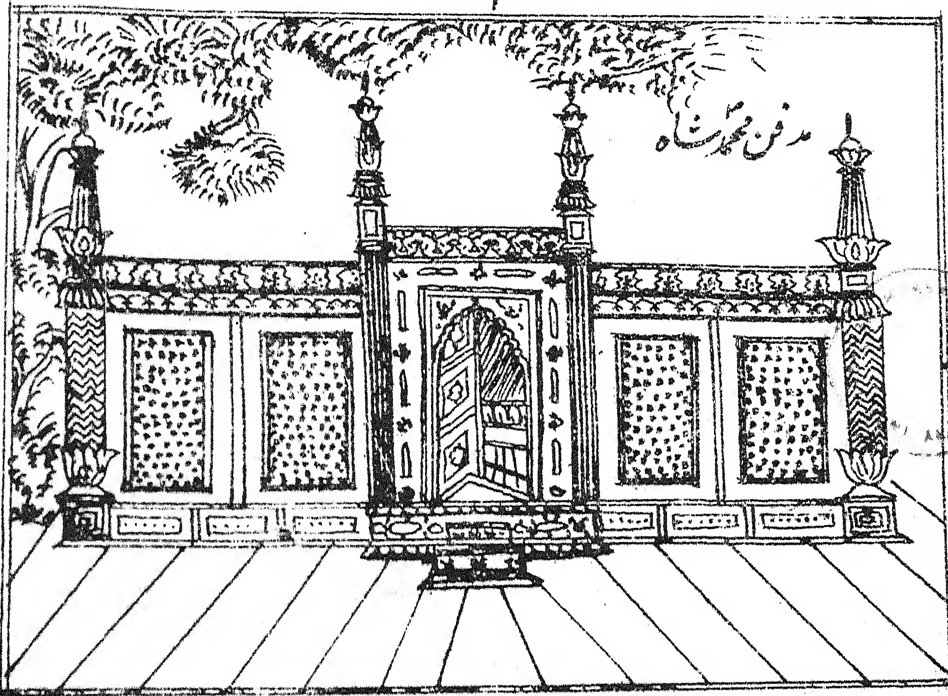
شد رفیع الدوله را مسکن تراب   سال فوتش دان بود شاهی خراب

عمر انکے ۱۰ برس ۹ مہینے ۱۲ روز کے تھے —



روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ بن محمد معظم بادشاہ

ولادت انکی بمقام شیرگڈھ ۲۶ ربیع الاول اور تخت نشینی ۲۴ صفر سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو ہوئی ۔ ۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۱۳۳ ہجری کو دہلی میں تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئی ۔ تاریخ جلوس شدہ کشورستان چون روشن اختر آنکہ در عالم شدہ آمد فروغ بخت انام ہمایونش ۞ درین بودم کہ گوئیم نظم تاریخ جلوسش را ۞ سریر آرای جاہ و دولت آمد سال تاریخش ۞ ۲۹ برس ۶ مہینے ۱۰ روز بادشاہت کرکے سنہ ۱۱۶۱ ہجری میں بمقام دہلی رحلت فرمائی اور درگاہ حضرت سلطان المشائخ میں دفن ہوئے ۔

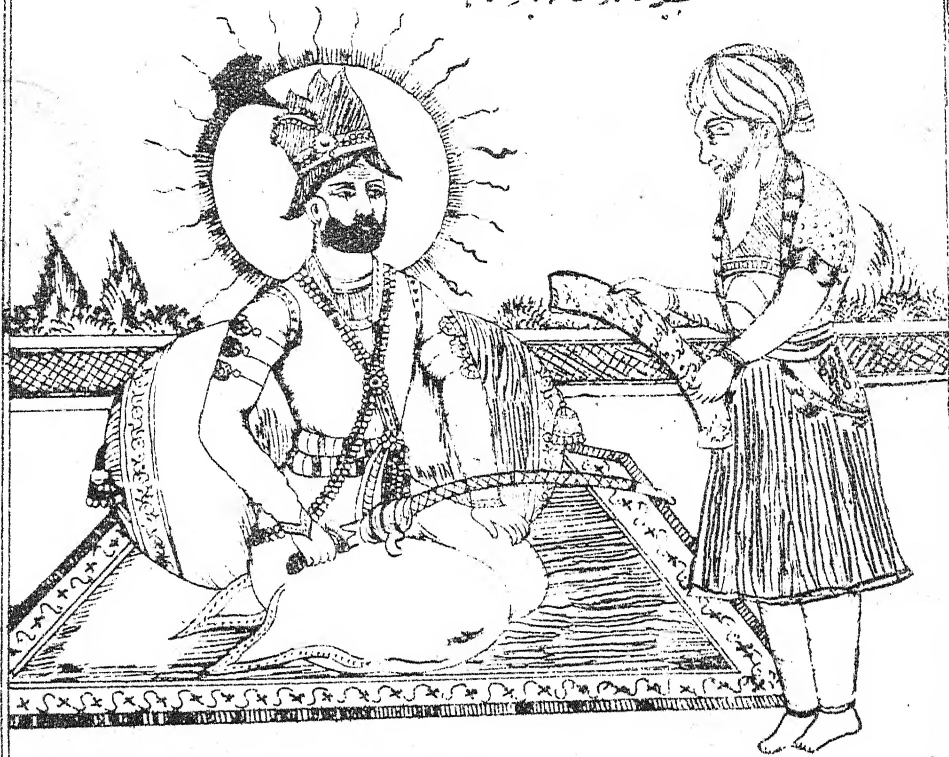


تاریخ وفات

شمع فانوس سلطنت [illegible] برفت
آفتاب جہان [illegible] برفت

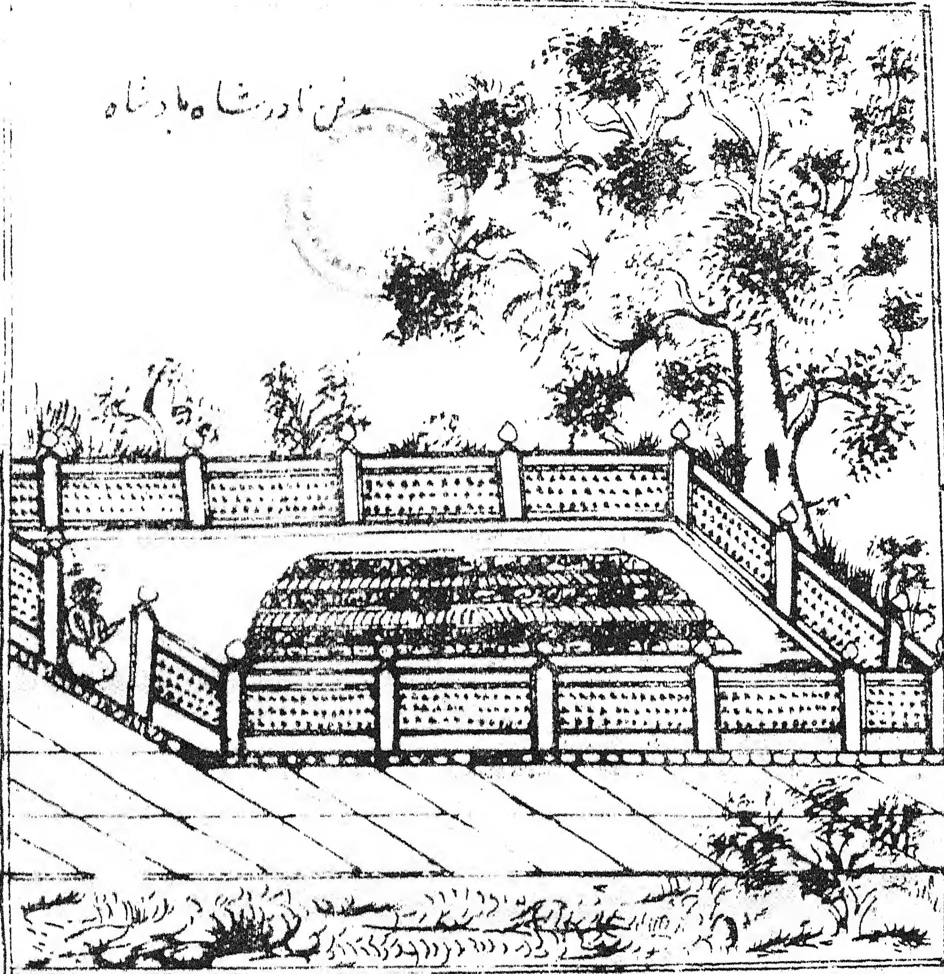
[illegible]
[illegible]

عمر انکے ۴۷ برس ایک مہینی ایک روز کے تھے —



نادر شاہ بادشاہ بن امام قلی بیگ

ولادت باسعادت انکی سنہ ۱۰۹۹ اور بقولے سنہ ۱۱۰۰ ہجری کو مقام بلدہ الی وردین ہوئی۔ سنہ ۱۱۴۸ ہجری کو جو ملقان محالات آذربایجان مین جلوس فرمایا تاریخ جلوس بریم از ملک و از جاہ طمع + تاریخ الخیر فے ما وقع + مدت سلطنت کا حال کچھ معلوم نہین کہ کسقدر مدت تک حکمرانی کی۔ جمادی الاولی سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین بمقام مشہد مقدس رحلت فرمائی عمر انکی ۶۳ برس اور بقولی ۵۸ برس کی تھے۔



وفات

اپنے ملازمان کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرما کر مسند مقدس

میں آرام گزین ہوئی افسانۂ ظلم و ستم

انکی کا گوش زد ہر خاص و عام

ہے فقط

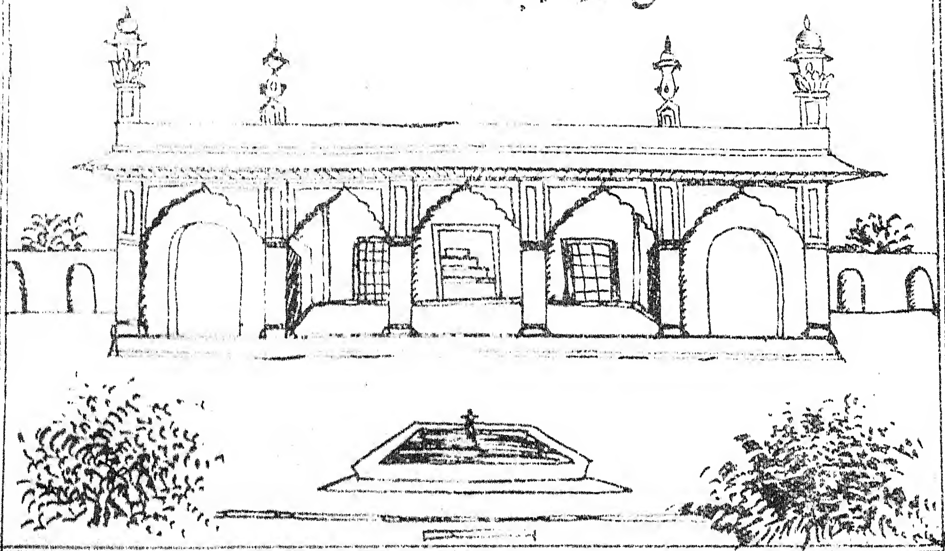


مجاہد الدین محمد ابو نصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ

۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۸ ہجری روز شنبہ کو قلعہ دہلی مین متولد ہوئی — سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین بمقام پانی پت جلوس فرمایا تاریخ جلوس چو آن شاہ جوان بخت از سر تخت

چو خورشید از فلک بنمود جلوہ + خرد سال جلوسش بر لب آورد + سریر سلطنت افزود جلوہ + ۶ برس ۳ مہینے ۳ روز حکمرانی فرماکر سنہ ۱۱۸۹ ہجری کو دہلی مین وفات پائی

مدفن احمد شاه بادشاه



تاریخ وفات

برابست چون مجاہد دین رخت زندگی + ہرکس ز سرشک نو مژگان خویش سفت +

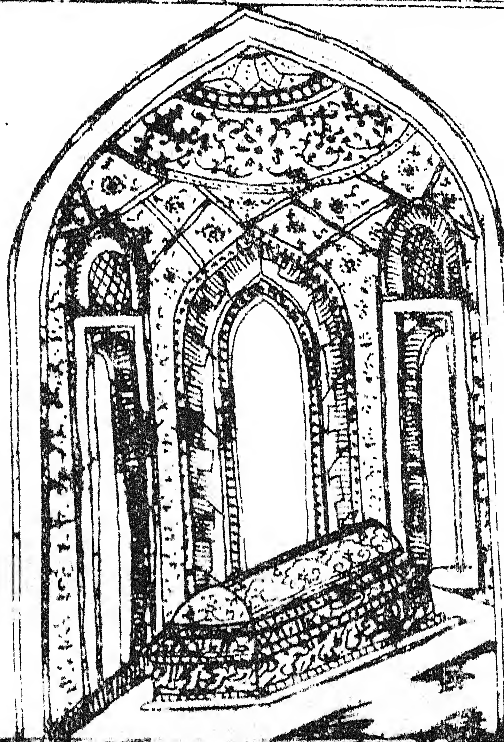
ہاتف برای سال وفاتش بصد بکا + سال وفات سال سال وفات ہای ہای گفت

قدم شریف نواح دہلی مین دفن ہوی - انہون نے صفدر جنگ وزیر کو بباعث شرارت کی موقوف کرکر غازی الدینخان نبیرہ نظام الملک کو عہدہ وزارت عطا فرمایا مگر یہ بہی از حد نالایق نکلا اسکے واسطی بہی تجویز موقوفی ہوی چنانچہ اسنے اپنی موقوفی کے تجویز سے آگاہ ہوکر ہولکر مرہٹہ کے مددسی بادشاہ کو قید کیا اور آنکہونمین سلائی نیل کی پہروا کر عالمگیر ثانی کو تخت نشین کیا عمر حضرت احمد شاہ کے ۵۰ برس ۳ مہینے ۱۳ روز کے تہے —



❖ عرش منزل عزیز الدین عالمگیر ثانی ابن محمد عزیز الدین جہاندار شاہ بادشاہ

ولادت انکی ۱۰۹۹ھ ہجری کو صوبہ ملتان مین ہوئی — ۱۰ شعبان المعظم روز شنبہ ۱۱۶۷ھ ہجری کو
شاہجہان آباد مین تخت حکومت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس ۵ برس ۷ مہینے ۲۸ روز
بادشاہت کرکے ۸ ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ ہجری روز پنجشنبہ کو دہلی مین انتقال فرمایا



تاریخ وفات

شاہ عالی نسب عزیز الدین ٭ کشتہ بود ز جور ہمت جابی ٭ گفت ہاتف چو رفت در جنت ٭ واہ وا عرش ملک صدای وراہی ٭ مقبرہ ہمایون مین دفن ہوی۔ سن شریف ٦٠ برس چند روز کا تہا انکی عہد مین سلطنت کو تنزل تہا۔ ایک مرتبہ پٹہانون نی ملتان اور لاہور پر قبضہ کرلیا اور روہیلون اور مرہٹون نی خوب لوٹ کہسوٹ کی۔ پہر احمد شاہ بادشاہ تشریف لائے انہون نی دہلی کو خوب لوٹا کروڑون روپیہ کا مال نقد وجنس وجواہرات وغیرہ لیکر اور ایک سردار واسطی اعانت بادشاہ کے پاس چہوڑ کر روانہ ولایت ہوی۔ بعد اوسکی غازی الدین خان نے بامداد مرہٹون کی بادشاہ کو قتل کیا اور نعش اونکی دریای جمن مین ڈلوادی اور غدر برپا ہوگیا تو پہر چوتہی بار احمد شاہ ہندوستان مین آئی اور مرہٹون کو شکست دیکر علی گوہر یعنی شاہ عالم بیٹہ عالمگیر کو تخت سلطنت پر بٹہا کر روانہ ولایت ہوئے۔

شبیہ احمد شاہ درانی



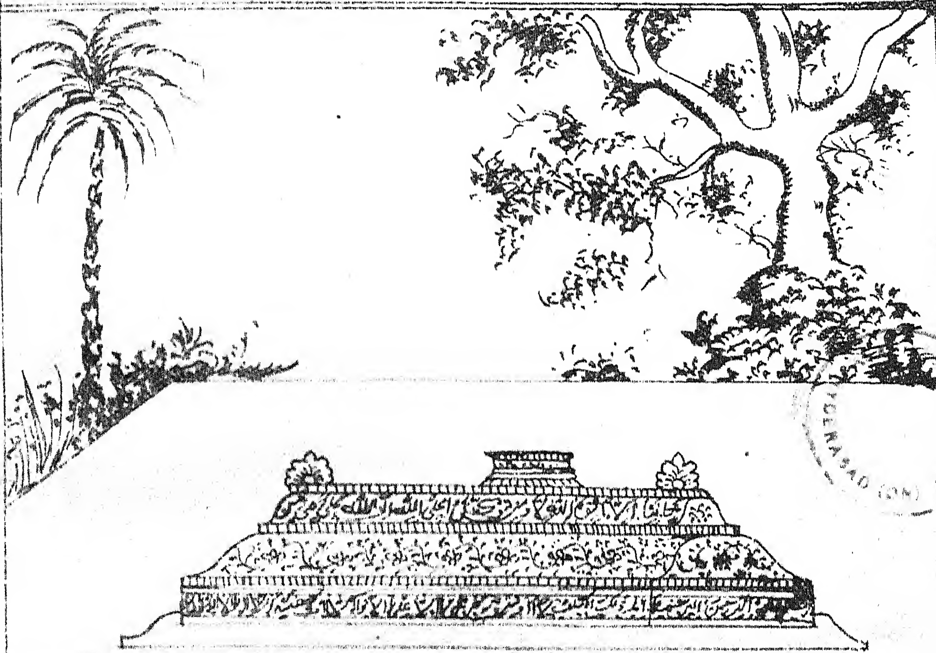
احمد شاہ درانی بن محمد زمان

خطہ ملتان میں پیدا ہوئی سنہ ۱۱۶۰ ہجری کو قندہار میں تخت حکومت پر جلوہ آرا ہوئی تاریخ جلوس

چو بنشست احمد شہ نامدار + بہ تخت خلافت بصد عظم و شان + ندا از دل شنیدم ز سال جلوسش

بعد تہ بد این ہند بوجبان + سنہ ۱۱۸۶ ہجری کو قندہار میں وفات پائی —

مدفن احمد شاه درانی





تاریخ وفات

چو احمد شاه درانی زدنیا + بملک جاودانی رہ گرا شد + خرد گفت از سر ہیہات

تاریخ + باقلیم عدم فرمان روا شد + سنہ ۱۱۸۶ ہجری نبوی

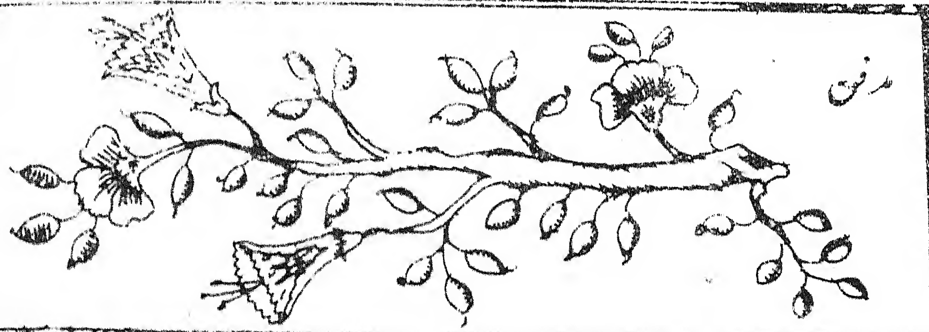
شبیہ تیمور شاہ بن احمد شاہ



تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

تاریخ و محل ولادت کا حال معلوم نہوا۔ سنہ ۱۱۸۶ ہجری کو قندھار مین تخت نشین ہوئے۔

تاریخ جلوس چو تیمور شہ گشت رونق فزا + برادرنگ دولت بصد اقتدار + بشیر از سر بذل فرمود سال + الٰہی بود تا ابد شہریار + ۲۳ برس حکمرانی فرماکر، بماہ شوال سنہ ۱۲ ہجری کو کابل مین انتقال کیا فقط۔



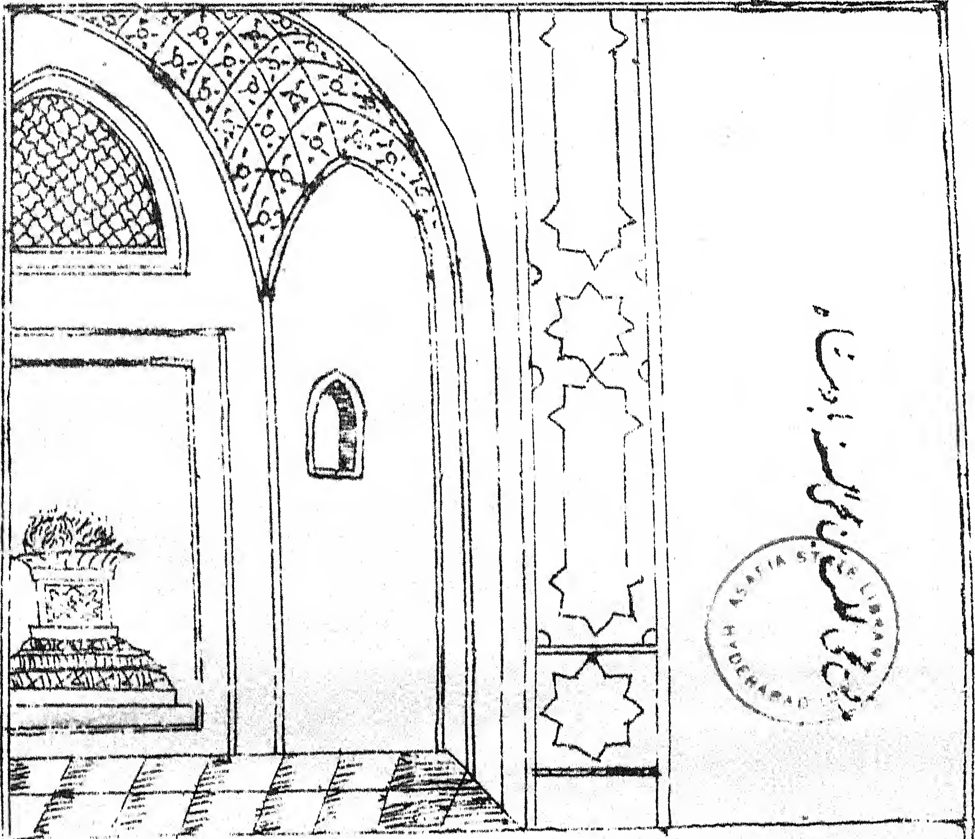
تاریخ وفات



محی الملت بن محی السنه بن میرزا کام بخش بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاه

نومحله ارک دار الخلافة شاه جهان آباد مین متولد ہوی – سنه ۱۱۷۳ ہجری کو ارک مین جلوس فرمایا

تاریخ جلوس مرزا محی ملة ابن محی سنه + بنشست چون بعظمت بر تخت گورگانے +
سال جلوس شاهنشاه گفت از سر هدایت + والا نسب محمد شاه جهان ثانے +



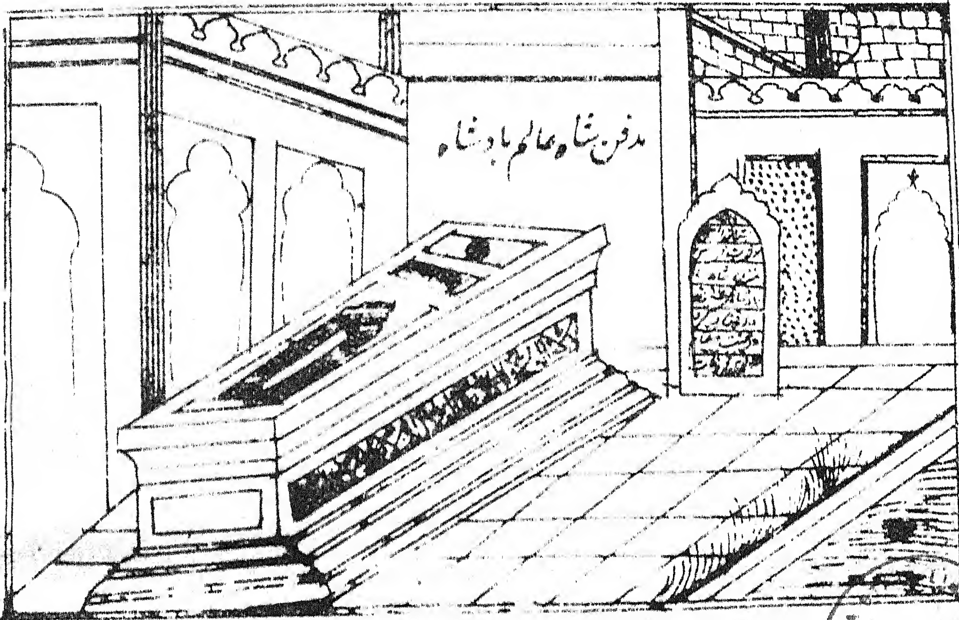
تاریخ وفات

۹ ، صفر ۱۲۷۳ھ ہجری کو دہلے مین قضا کے مقبرہ ہمایون مین دفن ہوئے۔



فردوس منزل ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی بادشاہ بن محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی

ولادت باسعادت انکی ۱۷ ذیقعد سنہ ۱۱۴۰ ہجری کو آلہ آباد مین ہوی ۔ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳
ہجری کو آلہ آباد مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس سال اجلاس شہ عالی گہر + بر سریر
سلطنت باصد وقار + احسن اللہ از سر الہام گفت + شاہ شاہان بادشاہ باوقار +
۴۸ برس ۴ مہینے ۳ روز حکمرانی فرماکر ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۱ ہجری کو
دہلی مین انتقال کیا +



تاریخ وفات

حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ + رفت زین دار فنا و کرد در جنت مقام +

سال تاریخ وفات آن شہ عالی گہر + دل ز روی نالہ گفتا ہفتم شہر صیام +

قصبہ مہرولے نواح دہلی جنت مزار حضرت قطب الاقطاب مین دفن ہوئے۔
مدت عمر ۸۰ برس ۹ مہینے ۲۰ روز کے تھے غلام قادر روہیلہ نے انکی آنکھین
نکلوا کر قید کیا ۱۸۰۳ء عیسوی مین سرکار انگریزی سے ایک لاکھ روپیہ ماہوار
انکا بطور پنشن کی مقرر ہو گیا چنانچہ عہد بہادر شاہ بادشاہ تک سلسلہ پنشن کا جاری رہا

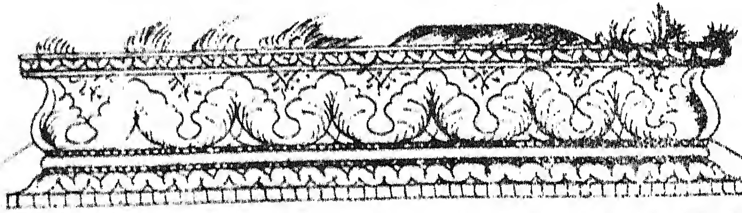
شبیہ بیدارشاہ بادشاہ بن احمد شاہ بادشاہ



بیدارشاہ بادشاہ بن احمد شاہ بادشاہ

سنہ ۱۱۶۰ ہجری کو نو محلہ دار الخلافہ شاہجہان آباد مین متولد ہوئی — سنہ ۱۲۰۲ ہجری کو دہلی مین جلوس فرمایا — تاریخ جلوس بدہلی آمدہ چون کرد فتنہ برپا + غلام قادر لعنت زدہ نمک بحرام + زنو محلہ برآورد یک سلاطینی + کہ بخت خفتہ و بیدارشہ غلط العوام + نکرد گوش بعذری کہ او سودہ بیان + نشاند بر سر تختش بزور و جبر تمام + دلم بخواست کہ فرحت بتخت ہستی + کنند نگارش سال جلوس آن ناکام + بگفت از سر سوداش ہاتف غیبی + کہ شاہ شد بجہان ناحق از برای نام + بہیمی بعید ز بادشاہ گر تن سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین بگیا

مدفن بیدار شاہ بادشاہ



تاریخ وفات

وای بیدار شاہ خفتہ نصیب + سلطنت را دو ماہ داد نظام + شد اسیر و بہ تیغ

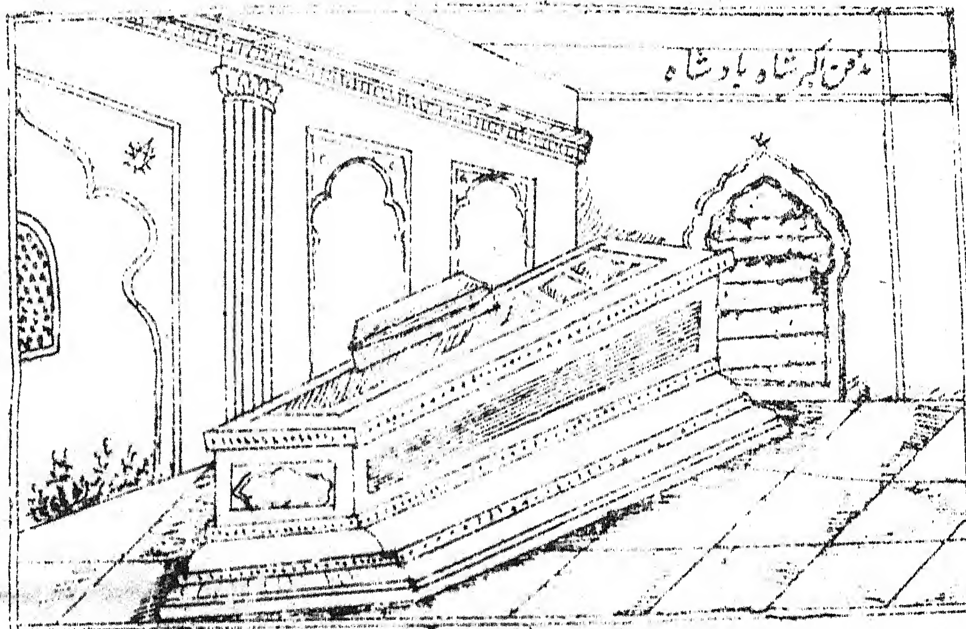
بعد دو ماہ + بابرادر شہید شد ناکام + سال این سانحہ چو بر جستم + از دبیر

خرد بصد ابرام + از سرِ قدر یا بن دیگر + گفت ہاتف بخلد کرد آرام +

عمر انکے ۴۲ برس کی تھے — نواح دہلی مین مدفون ہوئے —



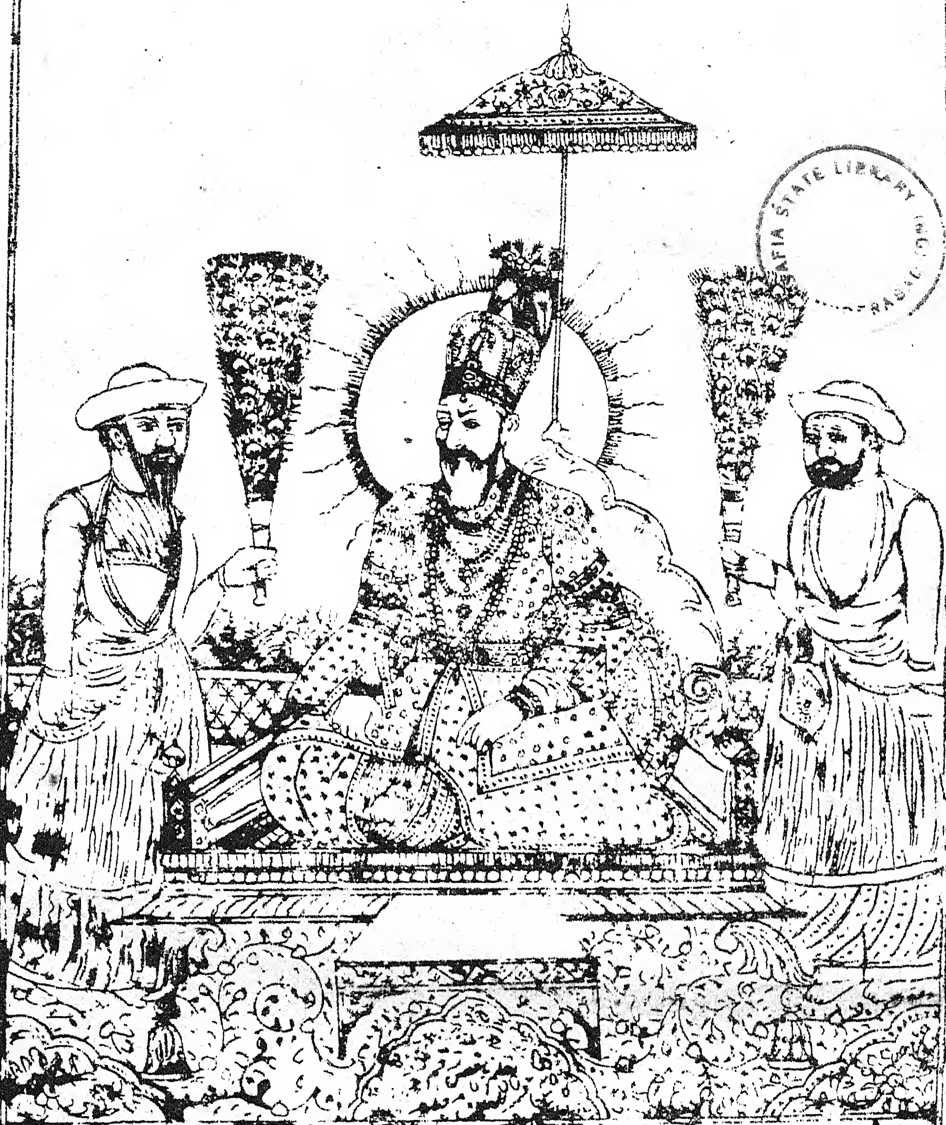
عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ بن ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی بادشاہ
سنہ [illegible] ہجری کو موضع ایوان مکند پور میں پیدا ہوئی — ۷ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۱ ہجری کو دہلی میں
جلوس فرمایا — تاریخ جلوس بر جو کرد لباس خلافت اکبر شاہ + بشرف دولت و اقبال عزت و ناموس
سروش غیب زروی بدیہہ یکتا گاہ + جہیز عشرت پرویز گفت سال جلوس + ۳۱ برس
۹ مہینے ۲۱ روز سلطنت کر کر دہلی میں وفات پائی —



تاریخ وفات

چون برفت از جہان شہ اکبر + شد سیہ آسمان زدود جگر + بای شاہی شکست و آمد گفت سال تاریخ او غشم اکبر + درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مین دفن ہوی — عمر انکی ۷۹ برس ۲ مہینے ۲۱ روز کی تہی اور انکی حکومت صرف قلعہ معلی کی بلند رہتی مگر سرکار انگریزی قدر و منزلت انکی مثل بادشاہان ذوی الاقتدار کی کرتی تہی انکی عہد مین حکومت سرکار انگریزی تا بہ لاہور ہو گئے —

شبیہ بہادر شاہ بادشاہ



ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ بن ابونصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۲۹ شعبان المعظم سنہ ۱۱۸۹ ہجری کو دہلی مین ہوی ـ ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری کو تخت نشین ہوے ـ تاریخ جلوس ازاینہ دولت بہادر شاہی ـ شد پرزمی ظفر باغ دہلی ـ بنشست بتخت دولت روز افزون ـ نزہت بفزود در باغ دہلی ـ تاریخ جلوس آن شہ والا قدر ـ آمد بلب خرد چراغ دہلی ـ سنہ ۱۲۷۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۲ء وفات بمقام رنگون قید فرنگ مین قضا کی اور وہین دفن ہوی

تاریخ وفات

سراج دین بوظفر مسافر وہ سوی جنت ہوا روانہ + کہ جسکی غیبت می خوشی سی جہلک رہا تہا ایاغ دہلی جلوس کا سال ہی سواب ہی مطابق اسکی + سروش غیبی نی سال رحلت کہے بجہا ہی چراغ دہلی + ان پہ خلافت کا خاتمہ ہوا اگرچہ حال اسکا طول طویل ہی مگر مختصر یہہ ہے کہ می ۱۸۵۷ء مین اکثر ہندوستانی فوج سرکار انگریزی نی براہ کوتہ اندیشی ونمکحرامی کی بغاوت اختیار کی اور دہلی مین مجتمع ہوکر بادشاہ کو معہ حوشیان شاہی کے مشتعل کرکے یکرآمادہ فساد کیا اور بعض مقربان شاہی نی بہی ہمزبان ہمصلاح باغیان ہوکر انواع اقسام کی فتور اٹہائی اور بادشاہ کو مرتکب فساد کرکے اکثر انگریزون اور اونکے زن وبچون کو سخت بیرحمی اور ناخدا ترسی سی قتل کرایا اور غدر عظیم برپا کرکے لوٹ کہسوٹ پہ کمر باندہی لاکہون باغیون کا اجتماع دہلی مین ہوگیا سرکار انگریزی سے مقابلہ پیش آئی تحصیل زر شروع کے نظم ونسق سلطنت کا ہونی لگا اور دلمین سمجہی کہ تسلط شاہی قرار واقعی ہوگیا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روی گل سیر ندیدیم وبہار آخر شد + ناگاہ سرکار انگریزی نی مدد فوج وفاداری دہلی پر دہاوہ کرکے قبضہ کرلیا اس دہمدہ مین ہزارہا مخلوق سکنای شہر چہ امیر و چہ غریب کردہ وناکردہ گناہ معرض قتل عام مین آئی باغیون نی جب کوئی صورت مفر کی نہ دیکہی تو راہ فرار سر کیا حتی کہ بادشاہ بہی معہ مصاحبین اور رفقای کوتہ بین شہر سے نکل کر

مقبرہ ہمایون میں پناہ گزین ہوئی انجام کار شہزادوں نمکحرام تہ تیغ بیدریغ ہو کر اپنی کیفر کردار کو پہونچے اور ۱۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بادشاہ بھی گرفتار ہو کر بعد تحقیقات و ثبوت جرم رنگون کو بھیجے گئے

چند روز کے بعد وہیں قضا کے — انا للہ وانا الیہ راجعون

تمت بالخیر

سلسلہ خاندان تیموریہ بطور شجرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ابن عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ ابن فردوس منزل ابو المظفر جلال الدین عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ ابن عرش منزل ابو الفتح عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ ابن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ ابن ابو المظفر قطب الدین محمد شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ ابن خلد منزل ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ابن فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن جنت مکانی نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن جنت آشیانی نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ ابن فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن سلطان عمر شیخ میرزا بادشاہ ابن سلطان ابو سعید میرزا بادشاہ ابن سلطان محمد شاہ بادشاہ ابن جلال الدین میران شاہ بادشاہ ابن اعظم سلاطین زمان خاقان عظیم مکان امیر تیمور صاحبقران گورگان ابن امیر طراغای ابن میر کل نویان ابن امیر ایلنگر نویان ابن امیر ایجل نویان ابن قراچار نویان ابن سوغو چچن بہادر ابن اروجی برلاس بہادر ابن قاچولی بہادر ابن سلطان تومنہ خان ابن سلطان بایسنغر خان ابن قاید خان ابن سلطان دوتومنین خان ابن سلطان بوقا خان ابن سلطان بوزنجر خان ابن ملکہ ملکی صفات مریم درجات

النقوا ہست سلطان جوینہ خان ابن سلطان یلدوز خان ابن سلطان منقلی خواجہ ابن تیمور تاش از نسل قیات ابن ایل خان ابن تنگر خان ابن منگلی خان ابن یلدوز خان ابن آلی خان ابن کت خان ابن آغوز خان ابن قرا خان ابن مغلخان ابن النجہ خان ابن کیوک خان ابن دہبتا قوی خان ابن ایلجہ خان ابن ترک ابن یافث ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشلخ ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن شیث ابن حضرت ابو البشر آدم علیہ التحیۃ والسلام فقط

تمت تمام شد ❖ کار من نظام شد

ہرچند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۱۸۵۷ء مشہور دہر میں ہر ایک نمونہ بہشت کا تہا باوجودیکہ وہ عمدہ لوگ صاحب کمال کہ جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کی تہی رہگرای عالم بقا ہوی عمارات نامی اور مکانات گرامی معرض انہدام میں آگئی مگر پہر بہی جو غور کیا جاتا ہی تو نسبت اور شہرون کی یہہ شہر بہشت نہیں تو اعراف ضرور ہی اب بہی بعض بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مقیمات ہی میں چنانچہ اونکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہی فقط

مرزا ہدایت افزا بہادر عرف مرزا الٰہی بخش صاحب شاہزادہ

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد عظمت بخداد اقبال نژاد صاحب عالم و عالمیان مرشدزادہ آفاق مرزا ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب بہادر شاہزادہ — انکی رفعت شان کی سامنی بلندی آسمان کی کمتر ہی اور حشمت و اقبال کی آگی جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنی تر ہے انکے دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہیدستی پر حیران ہی اور انکی افراط بخشش کو دیکھکر ابر نیسان اپنی بہاگی پر گریان ہے سخاوت حاتمانہ اور شجاعت رستمانہ حضرت کی تمام عالم مین مشہور ہی فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان تیموریہ ہی سرکار انگریزی سی دو ہزار روپیہ بجلدوی خیرخواہی ایام غدر کے باقی ہین وہی روزمرہ کے صرف مین کشمکش لاتے ہین فقط

نواب امین الدین احمد خان بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلی القاب گردون رکاب فلک انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزای مسند دولت و اقبال جلوہ آرای وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عزت و شان نواب محمد امین الدین احمد خان بہادر خلف اکبر نواب جہانیان مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان صاحب بہادر مرحوم مغفور — شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری اونکی جہان دار گیتی مین بلند ہے — عدل اور انصاف انکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بہی پسندیدہ ہر ادنی و اعلی کیطرف نظر بفلاح ہے ہر کہہ و مہ انکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت انپر ختم ہے سچ تو یہہ ہے کہ خلق مجسم ہین فقط —

نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر تخلص نیر رخشان

نواب مستطاب معلی القاب مسند آرای عز و جلال جلوہ افزای چہار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان نواب ضیاء الدین احمد خان خلف الصدق نواب جہانبان مآب گردون جناب معلی القاب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان بہادر مرحوم — انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کی دلون سے بہلا دیا — ابر نیسان انکی گہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا انکی جود و کرم سے مالا مال ہے اوصاف حمیدہ انکی بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ انکی خارج از تقریر ہین بعنایت الہی فن شاعری مین بہی ملا ثانی ہین فصاحت و بلاغت مین ثانی خاقانی ہین فکر انکی مثل ملایک آسمان پیما ہے اور اندیشہ مانند دعاء مستجاب کے تا عرش رسا علم تواریخ مین دستگاہ کامل ہے مورخان جہانکو انکی ذات بابرکات سے فیض حاصل ہے

نواب محمد مصطفے خان بہادر رئیس جہانگیر آباد

گلدستہ حدیقۂ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال
خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والاشان نواب محمد مصطفی خان خلف الرشید عظیم الدولہ
سرفراز الملک نواب محمد مرتضی خان بہادر مظفر جنگ مرحوم — انکے خوبیوں کا حال تحریر میں
لانا آب دریا کو پیمانہ سے ماپنا ہے انکے کمالات کا بیان حوالۂ قلم کرنا آفتاب کا منہ چراغ سے دکھانا ہے
انکے رفعت شان آسمان سے ہم پہلو اور انکے رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم زانو ہے
انکے سخاوت نے قصۂ حاتم کو طی کر دیا اور انکے ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحۂ ہستی سے
مٹا دیا باایں ہمہ اوصاف ذہن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے
زیادہ ہے — فن شاعری میں بھی بعنایت الٰہی دستگاہ کامل ہے کلام معجز نظام انکا
بکلام انوری و خاقانی مائل ہے تخلص حضرت کا ریختہ میں شیفتہ ہے اور فارسی میں حسرتی
انکی مذاق کلام پر اکیعالم فریفتہ ہے

نواب خواجہ شرف الدین احمد خان صاحب

عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال نوباوۂ گلشن مروت نخلبند حدیقۂ
ثروت حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان نواب محمد شرف الدین احمد خان خلف الرشید نواب
دبیر الدولہ خواجہ زین العابدین خان بہادر مصلح جنگ مرحوم مغفور — جو جو خوبیان
اللہ تعالی نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اونمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے
حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک برتر اور مطبوع طبایع جہان ہے انکی رفعت شان کے
آگے بلندی آسمان کے پست اور دولت و حشمت کی سامنے قارون تنگدست ہے اخلاق
میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے — راقم کو
اس زبدۂ اراکین روزگار کے خدمتمیں نیاز بدرجہ غایت ہے اور اونکے بھی نظر عنایت
اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے فقط —

نواب محمد نبی بخش خانصاحب

جامع صفات پسندیدہ مسجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عمایدِ روزگار وحید اراکین شہر و دیار خورشید آسمانِ دولت و حشمت مہرِ سپہرِ خلق و مروت فیض بخش فیاضِ زمان المخاطب بخطاب مشرف الدولہ نواب نبی بخش خان صاحب خلف الصدق الٰہی بخش خان مرحوم اوصاف انکی خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہین بباعث خیر خواہی سرکار اب بہی حکام عالی مقام مین صاحب عزت و توقیر ہین ؛

حکمای کرام ذوی المجد الاحترام

حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب

المخاطب بخطاب احترام الدولہ عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ خلف الصدق حکیم محمد عزیز اللہ خانصاحب مرحوم — اوصاف حمیدہ و اخلاق برگزیدہ انکی خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہین علم اخلاق اور فن طبابت مین لاثانی اور بی نظیر ہین شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہی کہ جس مریض کی علاج سی مسیحا ہاتھ اوٹہا لی وہ حضرت کی ایک نسخہ مین بہلا چنگا ہو جای ارسطو اور افلاطون انکی زمانہ مین ہوتی تو مجربات جناب کو سرمایہ اپنی کمال کا ٹہرالی — جالینوس انکی عہد مین ہوتا تو بمقتضای رشک و غیرت اپنی زندگی سی ہاتھ دہوتا — ادنی نسخہ نویس حضرت کی مطب کا علوی خان کی نسخہ پر نام دہرتا ہی ہر ایک شاگرد جناب کا اپنی زعم مین دم عیسی بہرتا ہی حضرت کی دست شفا مین بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہی کہ خاک کی چٹکی مین خاصیت اکسیر مریضون سی باخلاق تمام پیش آتی ہین ادنی مریض سی ہمہ تن ملتفت ہو جاتی ہین ہمیشہ بادشاہونکی حضور مین باعزت و توقیر رہے علاوہ معالجہ کی ہم صلاح اور مشیر رہی اب بعنایت الٰہی ریاست قرولی مین سات سو روپیہ ماہوار پاتی ہین وہی روزمرہ کی صرف مین لاتی ہین یہہ صاحب کمال زہد و تقوی مین یکتای جہان ہی سن شریف انکا ۷۰ ۔ ۸۰ کی درمیان ہی

حکیم محمود خان صاحب

سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامہ زمان عالیخاندان حکیم محمود خان خلف الرشید ارسطو فطرت افلاطون حکمت مسیح زمان حکیم محمد صادق علیخان ابن حکیم محمد شریف خان مرحوم یہہ صاحب قطع نظر کمالات طبیبی سی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول ہی ہین انکی بزرگان والا نژاد کو شاہان سلف سی مناصب ارجمند و مراتب بلند عطا ہوتی رہی ہین یہہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی مین بعدیل و بی نظیر ہین کسیکو معاصرین سی انکی ساتھہ یارای مناظرہ نہین امیر ابن امیر ہین معلول المزاجون کے لئے اکسیر ہین —

حکیم قاسم علیخان صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسی دم مسیحا قدم قدوۂ کملای زمان زبدہ حکمای جہان حکیم محمد قاسم علیخان خلف الرشید حکیم غلام حسن خان مرحوم ابن حکیم بو علی خان مغفور اس صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے اور نہ حیطہ خیال مین سما سکتی ہے سلسلہ حکمت کا انکی خاندان مین قدیم سے جاری ہے یہہ اور والد ماجد انکی ریاست جہجر مین بعہدہ طبابت مشاہرہ بیش قرار ممتاز تہے — فی زماننا حضرت ہی کمیٹی اطبای یونانی مین کہ جو خاص شہر دہلی مین بہ تجویز حکام عالی مقام قرار پائی ہے بعہدہ افسر کمیٹی سرافراز ہین

حکیم غلام نجف خانصاحب

حکیم حذاقت منش طبیب مسیح وش حکیم الحکما اکمل الکملا زبدۂ اطبای جہان حکیم غلام نجف خان

بن حکیم محمد مسیح الدین خان انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر او حیطہ تقریر سے باہر ہین ادنی و اعلے حضرت کے مروت جبلے اور خلق طبیعیہ سے ماہر ہین شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ اجتک نہ دیکھا نہ سنا ہے جو مریض لا دوا ہو انکی علاج سی ایک دم مین اچھا ہو

حکیم حسام الدینخان عرف حکیم منجھلی صاحب

حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون زمان حکیم حسام الدینخان خلف الصدق حکیم نجف بخش خان مرحوم مغفور یہہ صاحب نبض شناسی مین یگانہ اور مرض دانی مین مشہور زمانہ ہین بیشتر علاج آنکہو کا کرتے ہین نابینا کو چشم زدن مین بینا کرتی ہین گل نرگس ان سی چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کیو سطی ان سی رجوع لائی تو زیبا ہے

حکیم محمد علی خانصاحب

نباض لاثانی مشخص امراض ابدانی ارسطو فطرت فلاطون حکمت مسیح الزمان حکیم محمد علیخان ابن حکیم نصر اللہ خان صاحب مرحوم یہہ صاحب فن طب مین یکتای جہان اور سعد اعلامہ زمان ہین انکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے بالفعل نواب والی دوجانہ کی سرکار مین مامور ہین فن طبابت مین مشہور نزدیک و دور ہین

شعرای دہلے

جناب مرزا اسد اللہ خان غالب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشہ سخندانی نظر باز

شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنای بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانروای قلمرو بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بی بدل ناثر بی مثل زبدہ شعرای جہان نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خان بہادر — انکی کمالات کا اندازہ ظرف خیال سی بیرون اور حیطہ شمار سے افزون ہے معنی تازہ کے قالب الفاظ مین جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سی معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے انکے محاورات نازک نے خوبی دلبران چگل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل سودا کو انکے رشک سخن سے جنون اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگون فردوسی انکی عہد مین ہوتا تو مقتضاے رشک آج زندگے سے ہاتہ دہوتا ملاحت کلام سعدی انکی خوان فیض کے نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز انکے مقال سے روزینہ دار جو جو خوبیان شعرای سلف مین کسیکے ساتہ مختص تہین وہ بالتمامہ حضرت کے ذات بابرکات مین موجود ہین مصرعہ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اونکے شاگرد آپکا دم خاقانی بہرتا ہے ہر ایک تلامذ حضرت کا انوری و نظامی کی کلام پر سو اعتراض کرتا ہے نظم اس صاحب کمال کی رنگین تر از گل ہے نثر مطبوع تر از لعل ہے کلام معجز نظام حضرت سے پایا جاتا ہے کہ قاسم ازل نے فن شاعری انکی ہی حق مین عطا فرمایا ہے قطع نظر اس کمال کے حلم اخلاق مین طاق مروت مین شہرۂ آفاق ہین سن شریف آپکا ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان ہے چراغ سحری ہین خدا نگہبان ہے سماعت مین فرق بالکل آگیا ہے جس کسیکو کچہہ عرض کرتا ہوتا ہی بذریعہ تحریر جواب زبانی حاصل کرتا

نواب علاء الدین احمد خان صاحب بہادر

زنگ زدای آئینہ سخندانی مصقل مرارت نکتہ رانی بلبل خوش لہجہ گلزار سخنوری طوطی خوش بیان شکرزار سخن پروری رشک افزای کلام ظہوری حسرت گزای مضامین انوری سے وحید العصر والزمان نواب علاء الدین احمد خان بہادر خلف الرشید نواب مستطاب

معلی القاب نواب امین الدین احمد خانصاحب بہادر انکی کمالات لے لکھنے کے زبان قلم مین کہان طاقت ہی کلام معجز نظام آپکا ہمہ تن فصاحت و بلاغت ہی نثر ایسی کہ نظم ثریا اوس پر نثار اور نظم ایسی کہ سلک جواہر اوس پر شرمسار علاوہ اس کمال کے علم عربی و انگریزی و تواریخ مین طاق ہیں باہمہ اوصاف خلق و مروت مین شہرہ آفاق

نواب شہاب الدین احمد خان بہادر

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بستان بلاغت سرآمد سخن گویان جہان سرتاج فصیحان زمان نواب شہاب الدین احمد خان بہادر متخلص بہ ثاقب خلف الصدق نواب فلک کاب جناب ضیاء الدین احمد خانصاحب بہادر یہہ صاحب فن شاعری مین یکہ روزگار ہین اور رئیس ابن رئیس نامدار خلق و ہمت مین انتخاب حلم و مروت مین لاجواب علم انگریزی مین استعداد کامل ہے سرکاری عہدہ انریری مجسٹریٹی حاصل ہیے —

حکیم آغا علی خانصاحب عرف حکیم آغا جان صاحب المتخلص بہ عیش

رشک افزای سخن سنجان متقدمین مجلست دہ ہنر پروران متاخرین یکتای جہان حکیم آغا علی خان خلف الصدق محمد عیسی خان صاحب مرحوم انکے کلام بلاغت نظام مین مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرین زبانی مین لطف کلام جامی ہویدا قطع نظر اس کمال کے فن حکمت مین دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے جو مریض لاعلاج حضرت سی رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ مین شفای کلی پاتا ہے باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہی اور مروت بمرتبہ نہایت فقط

مولوی امین الدین صاحب

غواص بحر سخنوری اشناسی دریای معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزای کلام فردوسی و خاقانی صاحب علم بالیقین مولوی محمد امین الدین متخلص به امین انہون نے اس فن مین ایسا کمال پیدا کیا ہے کہ کملای متقدمین و متاخرین کو اپنی کلام معجز نظام پر شیدا کیا ہے فصاحت و بلاغت کا یہہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کو او سپر ہزار ناز ہے طلبا کو انکی ذات سی مددگاری ہی مصداق مصرعہ چشمہ فیض ہی کہ جاری ہے

ورای انکی اور بہی بہت سی اہل سخن موجود ہین کہ جنکی کمالات اور اوصاف جداگانہ بباعث طوالت قلمبند نہین کئی لہذا بنظر اختصار صرف نام نامی اور اسم گرامی اونکی ذیل مین درج کئے جاتے ہین فقط

علامہ عصر امراؤ مرزا متخلص بہ الوزمت شاگرد خاقانی ہند اوستاذ ذوق مرحوم مغفور	یکتای زمان حکیم تجمل حسین خان متخلص بہ تجمل شاگرد رشید حکیم آغا جان عیش	گنجینہ سخن مرزا قربان علی بیگ سالک تخلص شاگرد رشید طوطی ہند مرزا اسد اللہ خان غالب
شرف سخنوران لالہ رام جیداس شرف عدالت	سخن پیرا نواب مرزا متخلص داغ شاگرد اوستاد ذوق .	نازک خیال لالہ بہارے لعل شاگرد اوستاد غالب
شاعر بے نظیر غلام دستگیر متخلص بہ مبین	سرآمد شاعران جہان غلام رسول ویران شاگرد ذوق	محمد ظہیر الدین ظہیر شاگرد اوستاد ذوق مرحوم

خوش نویسیان دہلی

حافظ سید محمد امیر الدین میر بادشاہ

یہہ حضرت خط نسخ مین اوستاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہین یاقوت رقم خان اگر ان صاحب کمال
عہد مین زندہ ہوتا تو مقتضائے رشک سی آج ہیرا کہا کر زندگے سے ہاتہہ دہوتا جو حرف انکی
قلم اعجاز رقم سی نکلتا ہے وہ خوبے مین مثل گل چمن ہے الف کے راستی قامت محبوبان
جہان پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ بر خال رخ خوبان نثار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب
شرمسار سطر مسلسل مثل زلف مہوشان زمان پیچان اور کشش مد مانند ابروی محبوبان
جہان کشان حروف کی نوک پلک بال سی باریک قواعد و اصول مین بہت ٹہیک ٹہیک
خداداد کے تحریر انکے آگے بے توقیر قاعدے کے کتبہ پر انکا ادنے شاگرد حرف گیر
غرض اس فن مین حضرت کو دستگاہ کامل ہے چشمہ فیض ہین ہزارون کو فیض حاصل ہے
اس خاکسار کو بہی جناب کی خدمت بابرکت مین نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکے بہے
نظر شفقت اوستادانہ راقم پر بمرتبہ نہایت

مرزا احمد یار بیگ

انکو خط نسخ مین تمام خوش نویسان جہان پر فوق ہے ہر فرد بشر کو انکی قطعات کے
دیکہنے کا از حد شوق ہے سن شریف ۶۰ تک پہونچا ہے مگر زور قلم کا وہی نقشا ہے

سید محمد ناصر وزیر

یہہ صاحب نواسی حضرت خواجہ میر درد قدس سرہ العزیز کے ہین خط نسخ مین انتخاب اور
نستعلیق مین لاجواب مروت مین طاق خلق مین شہرہ آفاق ہین فقط

سید حیدر حسین خان ابن سید حیدر علی صاحب

یہہ صاحب خط نسخ مین یکتای جہان اور خط گلزار مین علامہ زمان ہین اب ریاست ٹہیکاری
مین بعہدہ مہتمم بندوبست سرافراز ہین اور اوس سرکار مین نہایت معزز و ممتاز ہین

انکی والد ماجد کو عہد شاہی مین حکومت توپخانہ حاصل تہی علم عربی و فارسی مین دستگاہ کامل تہی

سید محمد ناصر وزیر

یہہ صاحب نواسے حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے ہین خط نسخ مین انتخاب اور خط نستعلیق مین لاجواب مروت مین طاق خلق مین شہرۂ آفاق ہین فقط

مرزا عباد اللہ بیگ

یہہ صاحب خط نستعلیق مین مشہور قریب و بعید ہین اور سید محمد امیر صاحب خوشنویس کے شاگرد رشید میر عماد اگر انکی قطعات کو معائنہ کرتا تو اپنے خوش قلمی کے دعوی کو بالای طاق دہرتا روی زمین پر ایسا خوشنویس دیکہا نہین سلف مین ایسا صاحب کمال آجتک سنا نہین فی زمانہ ریاست پٹیالہ مین برسرکار ہین عنایت الٰہی سی صاحب عزو وقار ہین

مرزا عبد الرزاق بیگ

یہہ حضرت خط نستعلیق مین صاحب دستگاہ ہین علی الخصوص کاپی نویسی مین تو بادشاہ ہین آغا عبد الرشید اگر انکا کتبہ ملاحظہ فرماتی تو مثل آئینہ ششدر و حیران رہجاتے فقط

سید رحمت علی

یہہ صاحب فن خوشنویسی کی اوستاد ہین نستعلیق مین میر عماد اور نسخ مین ثانی حداد ؛

مہر کنان دہلی

بدر الدین علیخان صاحب

انکو مہر کنی مین ایسا اوستاد کامل روی زمین پر دیکہا نہین اوستادان سلف مین ایسا صاحب

کمال اجتک سنا نہین اس فن مین یہہ صاحب بی بدل ہین نظیر اپنا نہین رکھتی بی مثل ہین باوجودیکہ ولایت انگلستان مین بڑی بڑی صناع اور ہمہ دان ہین مگر انکی آگی وہ محض ہیچمدان ہین ایکمرتبہ نگینہ ہیری پر نام جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اوسکی صلہ مین خلعت و انعام ملا تہا صاحب ملاک ہین اس فن کی لوگون کی ناک ہین عمر انکی ۷۰ - ۸۰ کے درمیان ہے

چراغ سحری ہین خدا نگہبان ہے

سید منور علی

یہہ صاحب بہی اس فن مین یگانہ روزگار ہین اور مشہور با مصار و دیار ہین خط نستعلیق مین شاگرد سید محمد امیر اور نسخ مین سید محمد امیر الدین نساخ بی نظیر کے ہین فقط

سید حسین علی

یہہ صاحب بہی اس فن مین یکتای جہان اور علامہ زمان ہین مواہیر عدالت و جبر اس وغیرہ دور دور سے انکے پاس کندہ ہونیکو آتی ہین اور نہایت خوشخطی سے کندہ ہوکر اونکی پاس بہیجی جاتی ہین

مصوران تصویر و نقشہ

محمد اسمعیل خان

یہہ صاحب فن مصوری مین اوستاد لاثانی ہین اپنی وقت کی گویا بہزاد و مانی ہین عرض یکتای روزگار ہین صورتگران جہان انکے طرحداری کے چربہ نگار ہین فقط

محمد فضل خان

یہہ صاحب اپنی فن مین طاق اور نقشہ نویسی مین شہرۂ آفاق ہین نقاشان فرنگ

انکا نقشہ دیکھکر دنگ ہین اپنی ہمسرون مین با دانش و فرہنگ اور شائق پتنگ ہین فقط

مظہر علیخان

یہہ صاحب پہلی تصویر عمدہ بناتی ہتی مصوران جہان کو اپنی صنعت سی شرماتی ہتی اب اوس سی تائب اور دست بردار ہین مگر نقشہ کشی مین یگانہ روزگار ہین فقط

مرزا شاہرخ بیگ

فن تصویر مین بی بدل اور نقاشی مین بمثل مژہ چشم حور اگر انکا موی قلم ہنی تو بجا ہی اور بیاض گردن پری اگر انکا صفحہ ہو تو زیبا ہے فقط —

ورای انکی اور بہت سی صاحب بہی فن مصوری اور نقشہ نویسی مین طاق اور شہرہ آفاق ہین کہ جنکی حالات بسبب طوالت کی قلم انداز کرکر صرف نام نامی اور اسم گرامی اونکی درج ذیل کئی گئے

محمد ابراہیم　فتح علی خان　محمود علیخان　قمر الدین

علمای دین متین

مولانا سدید الدین خان

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت پیر طریقت زبدہ فقہای زمان جناب مولانا سدید الدینخان صاحب خلف الرشید افضل الفضلا اکمل الکملا مولانا رشید الدینخان صاحب یہہ حضرت عالم باعمل سرا از حرص و امل ہین تدریس و تعلیم طلبا مین سرگرم رہتی ہین شب و روز عبادت معبود حقیقی مین بسر کرتی ہین — حدیث و تفسیر مین ایسا کمال بہم پہونچایا ہی کہ اجتک سلف سی ایسا محدث و مفسر سنا ہی نہ دیکھا ہے زہد و تقوی بغایت ہی اور خلق بنہایت

مولانا نواب قطب الدینخانصاحب

فضایل پناه کمالات دستگاه رنگ چہره فضیلت آبروی شریعت جامع معقول و منقول حاوی فروع واصول زبده اہل کمال خلاصہ ارباب فضل و افضال سرگروه علمای جہان مولانا بالفضل والاولی نواب قطب الدینخان صاحب خلف الرشید نواب غلام محی الدین خانصاحب آپکی اجداد و الا تبار عالیخاندان والادودمان معزز وممتاز تہی اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور مین مناصب جلیلہ سرافراز رہے انکی ذات بابرکات سی ہزارون آدمیونکو فیض حاصل ہی ادنی ادنی شاگرد آپکا علم فقہ و حدیث مین کامل ہی اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپکی ذات فیض آیات سی رونق دین و اسلام ہے دومرتبہ آپنے حج بہی کیا ہے کسے کا احسان سر پر نہین لیا ہے فقط —

مولوی کریم اللہ صاحب

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاه کشور فضیلت فرمانروای اقلیم طریقت حقیقت آگاه مولوی محمد کریم اللہ صاحب انکی اوصاف حمیده اور اخلاق پسندیده خارج از تقریر و زائد از تحریر ہین پایہ ہمت آپکا بلند ہی اور سلوک آپکا حق پسند علم منطق و حکمت مین طاق ہین اور خلق مین شہره آفاق ہین

مولانا محمد نذیر حسین صاحب

یہہ حضرت عالم اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیده منبع اوصاف حمیده ہمہ صفت موصوف ہین خصوص علم فقہ و حدیث مین مشہور و معروف ہین سلسلہ تدریس کا حضرت کی ذات بابرکات سی جاری ہی باوجود ان کمالات کی مزاج مین انکے نہایت عجز و انکساری ہی یہہ ہی مقتضای دینداری ہی ؛

مولانا عبد الرب صاحب

یہہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہین آپکی اوصاف مین نہ زبانکو طاقت تقریر ہی اور نہ قلم کو یارای تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد سی اعتبار اور علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سی افتخار خلق و حلم کا کچہہ حساب نہین سحر البیانی مین روی زمین پر انکا جواب نہین فقط

مولوی سبحان بخش صاحب

فضیلت مآب کمالات اکتساب کاشف دقائق معقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا

بالفضل اولانا مولوی سبحان بخش صاحب مدرس عربی انکو علم فقہ و حدیث مین دستگاہ کامل ہے طلبہ کو حضرت کی ذات سے فیض حاصل ہی ہزار دن آدمی فیض پاتی ہین اور علم کی بدولت انکے کہاتی ہین

مولوی حفیظ الله خانصاحب

یہہ حضرت علم و فضل مین علامہ جہان ہین اور خلق مین یکتائی زمان انکی علم کا شہرہ چہار دانگ گیتی مین بلند ہے اور حلم انکا سبکو پسند

مولانا سید خواجہ ضیاء الدین صاحب

زبدہ فقہای جہان اسوہ علمای زمان اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان ملکی فرشتہ صفت واعظ بی بدل فقیہہ بیمثل محقق مسائل دین مؤسس مبانی شرع متین حافظ خواجہ سید محمد ضیاء الدین آپکی علم و فضل کا بیان حیطہ تقریر سی افزون اور حیز تحریر سی بیرون ہی ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش مین وعظ فرماتی ہین صدہا مسلمان بعد اداء نماز جمعہ وہان آتی ہین بہر حال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے سچ تو یہہ ہے کہ ایسون ہی سی اسلام کی زینت ہی قطع نظر علم و فضل کی خط نسخ مین استاد یگانہ ہین اور خلق و مروت مین مشہور زمانہ

مولانا سید احمد خانصاحب

عالم العلماء افضل الفضلا حدیقہ فضل و فضائل مظہر جاہ و جلال سر آمد مؤرخان مولانا سید احمد خان المخاطب بخطاب جواد الدولہ بہادر قلم کو طاقت نہین کہ انکی اوصاف حمیدہ سی ایک حرف لکہی زبان کو یارا نہین کہ انکی محامد پسندیدہ سی ایک لفظ کہی منصب صدارت سرکار انگریزی سی حاصل ہی طبیعت داد دہی اور عدل گستری کیطرف از حد مائل ہی علم ریاضی وغیرہ مین بہی استعداد تام ہی باوجود اس مناصب عالی و مراتب کی خلق مجسم

مولوی محمد ہاشم صاحب

فاضل اجل عالم باعمل شاعر بی مثل مفتی بی بدل خلق مجسم مولوی محمد ہاشم صاحب یہہ حضرت فقہ و حدیث مین استعداد کافی اور علم مباحثہ و مناظرہ مین دستگاہ وافی رکہتی ہین خلق و مروت بدرجہ اتم ہے فصاحت اور بلاغت انپر ختم ہے فقط

تمت بالخیر



هو العلی

حصہ دویم

حالات وزرای اوده مین

بعد اختتام حالات فرمانروایان ہند کی مناسب معلوم ہوا کہ مختصر مختصر حالات وزرای اودہ کی بہی جو بقا ویر کہ جنکو عہد شاہان ہندسی علاوہ وزارت کے منصب صوبہ داری ملک اودہ بہی حاصل ہا اور بعد چند مدت کی پیشگاہ شہنشاہ انگلستان سی خطاب شاہی عطا ہوا لکہی جاوین لہذا کتاب نادر العصر مصنفہ یکتای زمانہ منشی نولکشور مطبع ملک سی مختصر حالات اخذ کر کی درج کی جاتی ہین جو ہوندا



شبیہ نواب سعادتخان
برہان الملک

نواب سعادت خان برہان الملک

صوبہ داران اودہ کی ریاست کا مورث اعلی یہہ نواب ہوا - کہتی ہین کہ اصلی نام اسکا میر محمد امین تہا اور بیٹا نصیر نیشاپوری کا - سنہ ۱۷۱۱ع مین بعہد بہادر شاہ بادشاہ وارد شاہجہان آباد ہوا - اور بعہد محمد شاہ بادشاہ سنہ ۱۷۳۲ع مین جبکہ شاہجہان آباد مین ہنگامہ نادر شاہی برپا ہوا تو اوسوقت مین یہہ مقرب درگاہ بادشاہ ہوگیا اور اس سی عمدہ عمدہ خدمتین نمایان ہوئین - چونکہ بی انتظامی صوبہ لکھنؤ مین اوس زمانہ مین حد سی گذری ہوی تہی یعنی شیخ زادون نی کہ جنکے خاندان مین پشت ہا پشت سی خدمت صوبہ داری اس ملک کی چلی آتی تہے اور زمینداران نہ اس ملک پر قابض و متصرف تہی آمدنی محاصل خود خورد و برد کرتی تہی اسطرحکا مفسدہ اوٹہا رکہا تہا اور لوٹ کہسوٹ پر کمر باندہ رکہی تہی اسواسطے بادشاہ نے بنظر خیر خواہی اور حسن کارگذاری اسکو لائق و فائق دیکہکر خدمت صوبہ داری اودہ پر مامور فرمایا - اسنی نہایت چالاکی اور مردانگی اور حکمت عملی سے جو جو لوگ مفسد اور خود سر تہے سبکو تہہ تیغ بیدریغ کرکے نیست و نابود کردیا اور ملک اودہ پر بخوبی تمام مسلط ہوگیا کسیطرحکا خرخشہ باقی نرہا - اسکے خیر خواہی اور کارنمائے بادشاہ کو نہایت پسند آئی اسکے عہد صوبہ داری مین محاصل اس ملک کا پچاس لاکہہ روپیہ تہا زندگی نی وفا نکی سنہ ۱۷۳۹ع مین بمقام دہلی وفات پائی ——

تاریخ وفات

ہوی جبدم کتاب ابجد عمر + اذیب مرگ کی ہاتہون سی ابتر + یہ تاریخ کی جو فکر شایان +
ہوا سال اسم ہی سی انکی اظہر + قلم نے ڈال ملفوظی کی اعداد + کہی اسم سعادتخان سی بار +



نواب منصور علی خان
صفدر جنگ

بعد انتقال نواب برہان الملک کی ۱۱۵۱ہجری مین بہادر شاہ بادشاہ کی حضور سے نواب منصور علی خان خدمت صوبہ داری اودہ پر مقرر ہوا اور منصب وزارت بہی حاصل کیا کہتی ہین کہ یہہ نواب بڑا دلیر اور صاحب تدبیر تہا ۔ جبکہ احمد خان ابدالی نی مثل نادر شاہ کی ہندوستان مین شورش برپا کی تو اس نواب نی

برفاقت بہادرشاہ بادشاہ کی خوب داد شجاعت دی اوراسی خدمت کی صلہ مین
منصب وزارت حاصل کیا مگر اکثر امرا وارکین سلطنت کہ جو پشتہا پشت سی
مقرب درگاہ بادشاہ کی تہی اسکی وزارت سی ناخوش ہوی اور درپی تخریب رہی
اس نواب نی راجہ نولراؤ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود ملک اودہ سی شاہجہان آباد
مین بحضور بہادرشاہ بادشاہ حاضر رہا - بعد چند روز کے پٹہانون نی اودہ مین
شورش اوٹہائی راجہ نولراد اوس ہنگامہ مین مارا گیا اس نواب نی باعانت
سورج مل جاٹ وغیرہ کے مقابلہ پٹہانون کا کیا اس معرکہ مین بہت کشت وخون ہوا
آخر یہہ نواب باستعانت مرہٹون کی فتحیاب ہوکر پہر دہلی مین واپس آیا ارکین سلطنت
نے بادشاہ کو اسکی طرف سی آشفتہ کر رکہا تہا جبکہ اسنی نظر بادشاہ کی اپنی طرف
غیر دیکہی تو بہت گہبرایا آخر کار تنگ ہوکر فیض آباد دارالحکومت لکہنو مین سکو
پذیر ہوا ۱۵ - برس تک وہان بعیش وآرام بسر کرکے سنہ ۱۷۵۹ھ مین وفات پائی
اور نعش اسکی شاہجہان آباد مین قریب شاہ مردان کے کہ مقبرہ منصور علیخان
مشہور ہے دفن ہوی اور استخوان کربلای معلی کو بہیجے گیئن اور مقبرہ اوسکا
عمارت سنگ مرمر وسنگ سرخ وغیرہ سے بڑا عالیشان بنا ہوا قریب شاہ مردان
جوڑ باغ کے موجود ہے ایسے عمارت بہت کم دیکھنے مین آئے ہے فقط —



نواب شجاع الدوله مخاطب جلال الدین محمد شجاع الدوله بهادر
ابو المنصور خان اسد جنگ فدوی احمد شاه بادشاه

یهه نواب اسم بامسمی تہا ۱۱۶۷ ہجری مین ۲۶ برس کی سن مین صوبہ اودہ مقام فیض آباد مین
مسند نشین ہوا۔ ابتدا ء حکومت مین نہایت عیاش اور کار و بار ریاست سی از حد غافل تہا
اس سبب سی کار پردازان ریاست نی چاہا کہ اسکو حکومت ریاست سی خارج کرکے

نواب محمد قلی خان برادر زادہ صفدر جنگ کو مسند نشین کرین - مگر بہو بیگم نی اونکو اس تجویز سے باز رکہا - اور نواب کو فہمایش کی کہ اسقدر غفلت رئیس کیواسطی نا زیبا ہے پہر تو اسنی پردہ غفلت کا گوش ہوش سی اوٹہا دیا اور خوب ہمت کو مصروف انتظام کیا - اس عرصہ مین بعہد شاہزادہ علی گوہر شاہ عالم مرہٹون وغیرہ نے بسازش ارکین دہلی کی بجمعیت کثیر اور جم غفیر قریب پچیس لاکہہ آدمی کی یورش کی - اس مفسدہ کا حال سُنکر احمد شاہ درانی بارادہ کمک و امداد بادشاہ دہلی کی ہندوستان مین آیا اور صوبہ داران شاہی کو طلب کیا چنانچہ یہہ نواب بہی لشکر احمد شاہ درانی مین پہونچا اور بعد تجویز و مشورہ احمد شاہ کی مقام پانی پت مین مرہٹون سی مقابلہ کیا اور سخت معرکہ ہوا حتی کہ مرہٹون کو شکست فاش دی غرض کہ ایسی ایسی ہنگامہ اسکی عہد مین کئی مرتبہ برپا ہوئے کہ اونکا حال طول و طویل ہی بلکہ دو مرتبہ سرکار انگریزے سے بہی مقابلہ ہوا - آخر کار سرکار انگریزی سی یہہ قرارداد ہوا کہ اس ملک کی جسقدر آمدنی ہوا وسکے محاصل سی فی روپیہ چہہ آنہ خزانہ سرکار انگریزے مین داخل ہوا کرین اور حکم احکام نواب کا بدستور جاری رہی اسکے عہد مین آمدنی اس صوبہ کی دو کروڑ ستر لاکہہ روپیہ کیے تہے ۱۹ برس حکومت کرکے ۲۴ ذیقعد ۱۱۸۸ہجرے مین داعی اجل کو لبیک کہا فقط -



نواب آصف الدولہ ابن شجاع الدولہ بہادر ہزبر جنگ

۲۶ ذیقعد سنہ ۱۱۸۸ ہجری کو مقام فیض آباد مین ۲۷ برس کی سن مین
مسند نشین صوبہ اودہ ہوا — تاریخ مسند نشینی گشت از پای آصف الدولہ +
رونق مسند وزارت ہند + اس نواب کے فیاضے تمام عالم مین مشہور ہے

۱۱۳۰
۲۴
۱۳۷

جسکو دی ہولے اوسکو دی آصف الدولہ اب تک لوگون کے زبان زد نزدیک و دور
ہے اسکے عہد مین لکھنو کے آباد سے زیادہ ہوئے اور سبب زیادہ آباد
ہونی کا یہہ ہوا کہ اوس زمانہ مین شاہجہان آباد مین غدر برپا تھا دکن مین
باہم مرہٹون اور ٹیپو سلطان کے ہنگامہ تہا اور رجبتان مین ہلکر اور نواب ٹونک
نی زلزلہ اوٹہا رکھا تہا - پنجاب مین سکہون نی شورش برپا کر رکھے تہے -
غرض ہندوستان مین ایک سراسیمگے اور پریشانی تہے صرف ملک اودہ
مین ایک صورت امن کی تہے - پس اکثر عمدہ لوگ کچہہ بسبب امن اور کچہہ بباعث
خیال فیاضی نواب مذکور کے لکھنو مین جا رہے اور زبان اردو کو دہلی والون
نے لکھنو مین جاکر خوب رونق دے - اس نواب کی عہد مین بسبب قلت آمد
و کثرت خرچ کے منجملہ چہہ آنے سے جو محاصل صوبہ سے نئے روپیہ خزانہ سرکار
انگریزی مین داخل ہوتے تہے دو آنہ معاف ہوئے اور سوداگران انگریزی
سے محصول لینے کے اجازت ملی اور یہہ انتظام ہہے اوسے زمانہ مین ہوا
کہ کوئے انگریز بدون وساطت رزیڈنٹ کے نواب سے ملاقات نکرنے پاوے
۲۳ برس کئے مہینے حکمرانے کرکے ۲۸ ربیع الاول ۱۲۱۲ہ ہجری کو
۵۱ برس کی عمر مین جہان فانے سے ملک جاودانی کو چلدیا فقط

انا للہ و انا الیہ راجعون



نواب مرزا وزیر علی خان بہادر

۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۲ ہجری کو مسند حکومت صوبہ اودہ پر بیٹھا — اسکی مزاج مین نخوت بدرجہ کمال ہتی ارا کین دولت اسکی حکومت سی ناخوش ہوی اودہر صاحبان

صدر کی نواب سعادت علی خان کو متوقع اس حکومت کا کیا تہا - آخر عمایدِ ریاست نے
ایک محضر بدین مضمون بہ ثبت مواہیر بہو بیگم و دیگر ارکین و افسران فوج وغیرہ طیار کیا
کہ یہہ نواب وزیر علی خان نواب آصف الدولہ کا فرزند صلبی نہین ہے - مستر
جان شور صاحب نی حسب قاعدہ اس نواب کو نظر بند کر کر روانہ بنارس کیا اور تین لاکہہ
روپیہ اسکی مصارف کیواسطی اس ریاست سی مقرر کر دیئے وہان مطلق العنان
رہا کیا اور علی بہادر خان رئیس بوندیل کہنڈ اور گسائین ہمت بہادر اور سرکار رسیندہ ہیہ
سے رسم خط و کتابت جاری کی اس سببسے وہان بہی اسکا اخراج ہو کر کلکتہ مین
جانیکا حکم ہوا - ایکروز چیری صاحب سی کہ جو وہان کا بڑا صاحب تہا باتون باتون مین
بگڑ گئے اور چیری صاحب کو اسنی جان سی ہلاک کر ڈالا اور بجان واحد بہاگ کر
بصد آفت و پریشانی ریاست جیپور مین پناہ گزین ہوا - والی ریاست نی بباعث
خوف سرکار انگریزی کی گرفتار کر کے انگریزون کی حوالہ کر دیا اور بحراست
سرکار انگریزی کلکتہ مین بہیجا گیا اور وہین قید فرنگ مین مر گیا - اسکو
مسند نشینی وزارت کا اس کشمکش مین کچہہ بہی لطف حاصل نہوا - اور
رعایا کو اسکے عدالت کا کچہہ حال معلوم نہونے پایا فقط -



یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ

یہہ نواب نہایت عقیل و فہیم و متین تہا۔ نواب آصف الدولہ نی بمصلحت وقت اپنی عہد مین اسکو بنارس مین رہنی کی اجازت دی ہتی اور تین لاکہہ روپیہ سالانہ واسطی خرچ کی ریاست لکہنؤ سے اسکو ملتا تہا ایک مرتبہ اسنی کلکتہ مین جا کر صاحبان کونسل سی دعوی ریاست آبائی کا کیا صاحبان کونسل نی اسکی دعوی کو

تسلیم کرکی امیدوار وقت معلومہ کا کیا جب نواب آصف الدولہ نی انتقال کیا اور وزیر علیخان کی
مسند نشینی کی خبر اسکو پہونچی تو نہایت ملال ہوا چند روز کی بعد خبر گرفتاری وزیر علیخان کی سنکر شادان
و فرحان داخل لکہنو ہوا اور اول بہو بیگم صاحبہ کو نذر دی یکم جنوری ۱۷۹۸ء مطابق سویم شعبان ۱۲۱۲ ہجری کو
حسب دستور معمول ۴۵ برس کی سن مین مسند وزارت پر بیٹہا تاریخ مسند نشینی خداوندا یمین الدولہ
در دہر + حکومت را صد سال باشد + خرد سال جلوس مسندش گفت + بجاہ و حشمت و اقبال باشد + اکثر
ارکین ریاست اسکی وزارت سی ناخوش ہوی مگر نہایت عقیل تہا اپنی دشمنونکو خوب جانتا تہا ایکمرتبہ اسنی اپنا وکیل لندن کو
روانہ کیا اور درخواست متاجری عام قلمرو سرکار کی مثل سرکار کمپنی انگریز بہادر کی گذرانی بادشاہ لندن نی اسکی درخواست
منظور فرمائی کہ اٹھارہ کرور روپیہ پیشگی اگر داخل سرکار کردو تو یہہ صورت ظہور مین آوی مگر اس سی اسقدر زر کثیر
ممکن نہو سکا - جب لاٹ ہیسٹنگ صاحب بہادر گورنر ہند ہوکر آئی تو اسکی سب مقدمات کی درستی کی تکمیل ہوی یہہ اونکی لیاقت پر
نادان ہوکر علانیہ زبان پر یہہ کلمہ لاتا تہا کہ عنقریب دشمنونکو سمجہا جاویگا - وہ لوگ کہ جو اسکی وزارت سی ناخوش تہی
خائف ہوی ایکروز شبکو بعد تناول طعام گوشت کی یخنی ایک خواجہ سرا کی ہاتھ سی لیکر پلنگ پہ آرام کیا یخنی اوسکی
حق مین سم قاتل ہوگئی ہرچند کہ اسمین بہت سی روایتین ہین مگر بہرحال جان بر نہوا - ۲۲ رجب ۱۲۲۹ ہجری کو چراغ حیات کا
گل ہوگیا تاریخ وفات ناگہان رحلت ازین عالم نمود + زینت افزا شد بفردوس برین + من شنیدم سال
تاریخش ز غیب + آہ شد گلچین سعادت در زمین + ۱۷ برس ۹ مہینے حکمرانی کرکی جنت آرامگاہ خطاب پایا +



غازی الدین حیدر بہادر

بعد وفات نواب سعادت علی خان کی ۱۳۸ برس کی عمر مین غازی الدین حیدر مسند حکومت پر بیٹھا تاریخ مسند نشینی وزیر غازی دوران و رستم آفاق + زہی جلوس وزارت منود بادل شاد + ندا رسید ز ہاتف بمن کہ تاریخش + بگو سعید بتو

دایما وزارت باد + یہہ نواب عیش دوست از حد تہا جسقدر روپیہ نواب سعادت علیخان نے
خون جگر کہا کر جمع کیا تہا تمام وکمال عیش وعشرت وطیاری عمارات مین کوڑیونکی
طرح خرچ کر ڈالا اور اسکی عہد مین عزل ونصب نائبون کا بہت رہا اور اپنی دشمنون سے
خوب غبار دل نکالا ایک ایک کو اوسکی سزا کی لائق پہونچایا - ہر کہ آمد عمارت نو
ساخت + رفت منزل بدیگری پرداخت + شعر وسخن مین طبیعت بہت ساہتی
اور شاعرون کا نہایت قدردان تہا - ۲۷ ربیع الاول ۱۲۴۳ ہجری کو ۵۶ برس کی
سن مین بعارضہ اسہال خولی محل مین وفات پائی امام باڑہ نجف اشرف مین
کہ جولب دریا بنوایا تہا دفن ہوا لقب خلد مکان پایا تاریخ وفات
از وفات جناب شاہ زمن + گوہمہ عالمی ہلاک شدہ + دہر گردید ہمہ باد دوزخ + بہشت
آن جناب پاک شدہ + دیدہ ہا شد بماتمش نمناک + سینہ ہا آہ دردناک شدہ +
رفت دامان صبر از دستم + جیب صبر وشکیب چاک شدہ + گشت تاریخ مصرعہ استاد
ای لبا آرزو کہ خاک شدہ + کرنیل جان بیلی صاحب استر بجی صاحب ریبر صاحب
مئین صاحب مارونٹ وکٹس صاحب اسکے عہد مین رزیڈنٹ رہے - اور ایک
کرور اسی لاکہہ روپیہ کا محاصل تہا ۱۵ برس حکمرانی کی معتمد الدولہ نائب سردار
قمر الدین احمد خان مرزا حاجی محمد افرین کار پرداز تہے - اور سات ہزار سوار
اور اکتالیس پلٹن تہین فقط —



نواب نصیر الدین حیدر بہادر

یہہ نواب بعد وفات خلد مکان غازی الدین حیدر کی ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری کو
۲۵ برس کی سن مین مسند حکومت پر بیٹھا تاریخ مسند نشینی پرتوای بادشہ
فیض رسان عالم + تخت این مملکت ہند مبارک باشد + سال تاریخ جلوس طرب افزا

بشنو + سجاد دان سلطنت ہند مبارک باشد + یہہ نواب اپنی وقت کا سخاوت مین حاتم اور شجاعت مین رستم تہا شکار سے زیادہ تر شوق تہا - اسکی عہد مین بہی عزل و نصب نائبون اور کارپردازون کا زیادہ رہا مخالفون نی بادشاہ بیگم اور نواب مین در اندازی کرکر شکر رنجی کرادی بادشاہ بیگم معہ مناجان فرزند اپنی کے الماس باغ مین سکونت پذیر ہوی نواب نی ایک اشتہار دیا کہ مناجان میرا بیٹا نہین ہے - سوای بادشاہ محل کے اور بہی کئی محل ہتی مگر قدسیہ محل کا سب سے زیادہ تر اقتدار تہا کہ وہ کسی رنج مین ہیرا کہا کر مر گئے - بادشاہ محل نے کچہہ فوج پیادہ و سوار بہرتی کی اور دلمین ارادہ کیا کہ مسند حکومت بزور لینگے اس نواب کی عہد مین عمدہ عمدہ امرا اور مشیر تدبیر تہے بعض نمکحرامون نی براہ دغابازی اس نواب کو زہر دلوادیا بعض کا قول ہے کہ دہنیا مہری نی زہر دیا اور بعض حمقا کا بیان ہی کہ صاحب رزیڈنٹ نی اسکی حرکات ناپسند کرکی زہر دلوادیا غرض ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ء جمعہ کے دن ۳۵ برس کی سن مین وفات پائی اور اپنے کربلا مین کہ جوادس پار دریای گومتی کی بنوائی تہی دفن ہوا خلد منزل لقب پایا دس برس پانچ روز حکمرانی کی تاریخ وفات

رفت شاہ جہان سلیمان جاہ + سوی جنت ز بارگاہ اودہ + ہاتفی گفت از سر افسوس + بارم رفت بادشاہ اودہ + فقط



رفیع الدین حیدر محمد مہدی مرزا فریدون بخت بہادر

عرف مناجان

بعد وفات نصیر الدین حیدر کی کرنیل جان لو صاحب ریذیڈنٹ نی مسند نشینی کیواسطے

نصیر الدولہ کو تجویز کرکے ایک کاغذ اس مضمون کا اونکے پاس بہیجا کہ جو کچھہ نواب گورنر جنرل بہادر عہد نامہ جدید تجویز فرماوینگی ہم اوس عہد نامہ پر بلا تامل دستخط کردینگی چنانچہ اونسی اس شرط کو منظور کیا ہنوز یہہ گفتگو کرسی نشین مطلب نہین ہوئی تہے کہ بادشاہ بیگم باوجود ممانعت کی معہ مناجان اپنی فرزند کے بافوج کثیر آئی کرنیل جان لو صاحب کہ سامان جلوس مسند نشینی نصیر الدولہ مین مصروف تہا بہت گہبرایا اور افسران فوجکو حکم بہیجا کہ بادشاہ بیگم کو ممانعت کرو کہ یہان نہ آوی ورنہ بہتر نہوگا ہرچند کہ افسران فوج نی بیگم کو فہمایش کی کہ اس حرکت سی باز آوی مگر وہ کسکی سنتی تہی ہوا کی گہوڑی پر سوار تہے بزور فیل دروازہ توڑ کر معہ فوج مکان سلطانی مین درآئی اور کرنیل جان لو صاحب کو قید کرلیا اور دیگر امرایان کو بہی معہ نصیر الدولہ کی نظر بند کرلیا اور مناجان اپنی فرزند کو کہ اوس زمانہ مین ۱۴ برس کا سن تہا تخت پر بٹہادیا اور توپین سلامی کی سرہونی لگین ناچ رنگ چارونطرف شروع ہوا سامان خوشی کا سب موجود ہوا اوسوقت کرنیل جان لو صاحب پر عجب طرحکا ہنگامہ تہا آخر بادشاہ بیگم نی مصلحت وقت دیکہکر کرنیل جان لو صاحب کو قید سی رہائی دیکر کہا کہ تم مناجان کی تخت نشینی کا اقرار کرو اسنی بہی اوسوقت تجاہل عارفانہ بیگم سی گفتگو ملایم کرنی شروع کی اور منتظر فوج سرکار انگریزی کا رہا کہ جو حالت نظر بندی مین طلب کی تہی اثنای اس گفتگو کی فوج سرکاری بہی آموجود ہوی اور بیگم سی معرکہ کارزار گرم ہوا ۴۰-۵۰ آدمی بیگم کیطرف کے اور تین آدمی سرکاری زخمی ہوی انجام کار بیگم معہ مناجان کی گرفتار ہوکر چنارگدہ کو بہیجی گئی دو ہزار چار سو روپیہ صرف کیو اسطی مقرر ہوا ۱۶ محرم سنہ ۱۲ ہجری کی مناجان نی اور ۳ صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری کی بادشاہ بیگم نی بہی وہین انتقال کیا فقط



نصیر الدولہ محمد علی شاہ

جوکہ باہم فوج سرکاری اور بادشاہ بیگم کے معرکہ کارزار گرم ہوا ہنوز نعشیں مقتولونکی
بارگاہ سلطانی سی اوٹھنی نپائی تہین کہ صاحب کلان بہادر نے محمد علی شاہ کو ۔ ۱۴
ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری کو پھر دن چڑھے ۶۰ برس کی سن مین نظربندی سی نکالکر
تخت حکومت پر بٹھایا اور لفظ بادشاہ اودھ حسب ایماسی سرکار گورنمنٹ زبان سی

فرمایا نذرین گذرین رسمین معمولے ادا ہوئین اور اوس عہدنامہ جدید پر کہ جو ہنگام شہریہ مسندنشینی تحریر پایا تہا محمد علی شاہ سے دستخط کرا لئے اور نعشین مقتولون کی دریا مین پہنکوادین تاریخ مسندنشینی شہ عرش تمکین فلک اقتدار + چو گردید لشت سنا پناہ اودہ + سروش از سر دولت آواز داد + محمد علی گشتہ شاہ اودہ + یہہ بادشاہ نہایت مخیر اور فیاض تہا لاکہون روپیہ درگاہ حضرت عباس کی ترمیم اور درستی نہر اور روضہ حضرت حُر کی طیاری مین صرف کئی اور ہزار روپیہ مہینا اون ہندی لوگونکی واسطے مقرر کیا کہ جو کربلا مین زیارت کو جاتی ہین عمارت حسین آباد انکی بنوائی ہوئی یادگار زمانہ ہی کہ آج ایسی عمارت روی زمین پر نہین اسکی عہد مین آمدنی ملک کے ایک کرور پچاس لاکہہ روپیہ کے تہے اور ۲۳ ہزار فوج پیادہ اور ۳ ہزار سات سو فوج سوار تہی۔ تمام کاروبار ریاست کے بباعث کبر سنے والی ریاست کی بمشورہ رزیڈنٹ ہوتی تہی بلا مشورہ رزیڈنٹ کی کوئی امر نہین ہوتا تہا۔ ۵ ربیع الثانی ۱۲۵۸ ہجری کو ۶۰ برس سن مین بعارضہ تپ محرقہ قضا کے اور حسین آباد مین دفن ہوکر فردوس منزل کہلایا۔ تاریخ وفات ــ رفت شاہ اودہ بملک قدس +



ابوالمظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل

خاقان زمان محمد امجد علی شاہ

۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ ہجری کو منگل کی دن تخت نشین ہوا رسوم معمولی عمل میں آئیں

تاریخ جلوس شاہ فلک بارگاہ امجد علی + مہر سما شرف انجم سپاہ + داد و عدل

چو نوشیروان + ثانی داراء سکندر بجاه + ناصر دین دافع کفر و ظلام + دادرس

عالم دخل آمد + پنجم از ماه ربیع دوم + ساعت فرخنده بوقت پگاه + ساخته تخت

خلافت جلوس + از مدد سبط رسالت پناه + ساخته الفت پی تاریخ فکر + تا لب دوشش

باریدران بارگاه + مصرعه برجسته ز هاتف شنید + تاج دادرنگ مبارک بشاه +
۱۲۵۵ ہجری

اسکو اپنی مذہب امامیہ کی ترقی مدنظر تھی اکثر ہندو و مسلمان سنت جماعت اسکی عہد مین

شیعہ ہوگئی اس بادشاہ کو تعصب بھی از حد تھا عدالت کے کاروبار متعلق مجتہدان وقت کی تھے

ڈوم دھاڑی کورچی باری وغیرہ کو اسکی عہد مین عروج ہوا عوام نی اسکو قدردانی اور

واہ واہ کی نقرون سی خوب لوٹا تعزیہ داری بڑی دھوم سی ہوتی تھی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین ۲۶ صفر

یوم شنبہ کو پانچ بجی دنکی ۴۸ برس ۵ مہینی ۱۲ دن کی سن مین بعارضہ سرطان

آٹھہ دن کی درمیان مین قضا کی اور میہنڈو خان رسالدار کے چھاونی مین دفن ہوکر

جنت مکان لقب پایا تاریخ وفات شاہ عادل نیک خصلت نیک سیرت نیک خو + ترک دنیا کرد

در دلہای بایان شد قلق + از سروش غیب پرسیدم چو تاریخ وفات + گفت شد امجد علی

جنت مکان واصل بحق + اور یہہ سکہ اس بادشاہ کا جاری تھا + سکہ +

درجہان زد سکہ شاہی بتائید آلہ + ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ + اسکے عہد مین

بھی عزل نصب کا ربرداز دن کا بہت رہا اور باہم کارکنان سلطنت کی اکثر نا چاقی رہا کے



واجد علی شاہ

۲۶ ماہ صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ء کو اورنگ نشین خلافت ہوا تاریخ جلوس

شہ عدل پرور سلیمان حشم ؛ فزون رتبہ تخت شاہی منود ؛ زملک ملک این صدا
شد بلند + ملک رونق تاج شاہی فنرود ؛ جو کہ یہہ بادشاہ عین شباب مین تخت حکومت پر
بیٹھا تقاضای شباب سے طبیعت مائل عیش و نشاط ہوی صحبت گانی بجانے اور
طوائف او میراثی کی گرم ہوی دُوم دہاڑی خوشامدی دولہ و نواب کی خطاب سے مخاطب
ہوی لاکھون روپیہ اس ریاست سی پیدا کر کی مالامال ہوگئی - اس بادشاہ نی علم موسیقی مین
بہت استعداد پیدا کے ناچنی گانی کے شوق کو کمال پر پہونچا دیا - علاوہ عیش دوستے
اور اتحاد پسندی اور تکلفات کی اس بادشاہ کو کچہہ مرض مالیخولیا وغیرہ ہی تھا - باینہمہ
اوصاف یہہ بادشاہ بجز اپنے عورتون نکاحی و متاعی کے کسیے دوسرے عورت نامحرم سے
مقارت نہین کرتا تہا اور نماز پنجگانہ و تلاوت قضا نہین ہوتے تھے اور باوجود اس جاہ
و حشمت اور شباب کی نخوت و غرور کا نام نہ تہا کبہی کسے ادنے کو گالی تک نہین دی
طبیعت بہت رسا تہی عدل کا یہہ حال تہا کہ صندوق عرائض مستغیثان خود کہول کر
حکم مناسب اپنی ہاتہہ سے عرضیون پر لکہتا تہا - قواعد فوج سوار و پیادہ کی خود لیتا تہا
اور فوج کو سکہاتا تہا - اسکے عہد حکومت مین کئی باتین خلاف منشاء سرکار انگریزی
ظہور مین آئین - نائب امین الدولہ کا سانحہ - مولوی امیر علی صاحب کا شہید ہونا
ہنومان گڈہے پر دنگہ و فساد علاوہ ازین خود بندہ عیش و نشاط - غرض ایسی ایسی
باتون کے رپوٹ گورنمنٹ مین ہوی وہان سے ہدایت لکہی آئی کہ پردہ غفلت کا
اوٹہاؤ ہوش مین آؤ ملک کا انتظام اچہی طرح کرو ورنہ بہتر نہو گا - اسنے دو برس کے
مہلت چاہے دو برس کیا کئے برس یہان زیادہ گذر گئے اور کچہہ انتظام عمل مین نہ آیا
آخر کار ۰ ۰ فروری ۱۸۵۶ء بموجب حکم گورنمنٹ ہند کے سپاہ جرار گورہ و ہندوستانی
نے کانپور سے آکر لکہنؤ کا محاصرہ کرلیا اور جنرل اوٹرام صاحب نی دولت سرا سے
سلطانی پر جاکر بادشاہ کو منشاء حکم سرکاری اطلاع دی بادشاہ نی مصلحتاً حکم سرکار کو
تسلیم کیا اور اوسیوقت احکام اپنی قلمرو مین جاری کئے کہ آجکی تاریخ سی اس ملک پر

قبضہ سرکار انگلشیہ کا ہوا — اس خبر کی سننے سے تمام ملک مین تہلکہ پڑ گیا خصوص محلون مین تو کہرام مچگیا حشر برپا ہوگیا بادشاہ کو بہ تقرری ایک لاکھہ روپیہ ماہوار کلکتہ مین رہنے کا حکم ہوا چنانچہ ماہ شوال سنہ الیہ کو معہ متعلقین داخل کلکتہ ہوا — وہان سے والدہ واجد علی شاہ اور مرزا سکندر حشمت بہادر اور مرزا ولیعہد بہادر معہ مسیح الدین صاحب وکیل بواسطے استغاثہ واگذاشت سلطنت کی سوار جہاز کے روانہ لندن ہوئی ہنوز گوہر مقصود ہاتھہ نہ آیا تہا کہ آتش فساد بغاوت افواج سرکاری مشتعل ہوئی اس عرصہ مین والدہ بادشاہ اور مرزا سکندر حشمت کا ملک یورپ مین انتقال ہوگیا — ولیعہد حسب الطلب بادشاہ واپس کلکتہ مین آیا — بماہ جون ۱۸۵۷ع ملک اودہ مین بہی فوج سرکار کے نے بغاوت اختیار کرکے بتاریخ ۱۲ ماہ ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری برجیس قدر معصوم سن کو اپنا بادشاہ قرار دیکر تخت حکومت لکھنو پر بٹھایا اور شرف الدولہ محمد ابراہیم خان کو نائب بنایا اور اکثر امرا اکو خدمتین ہوئین ناظم و چکلہ دار بدستور قائم ہوئی غرض آٹھہ نو مہینے فوج سرکار انگریزی سے مقابلہ رہا برجیس قدر کی مان نے اس معرکہ مین خوب داد شجاعت دی اوس زمانہ مین شہر لکھنو کا عجب حال تہا کہ تمام رعیت چہ امیر و چہ فقیر گہربار چہوڑکر بخوف جان بہ یک بینی و دو گوش بی سامان خانہ بدوش ہوکر جنگل اور بیرونجات مین چلی گئے اس سبب سے شہر خوب لوٹا گیا غرض کہ ۹ مہینے ۱۸ دن برجیس قدر کی مان لکہنؤ کے سلطنت مین حکمرانی کرکے کنارہ کر گئے — جمادی الاول ۱۲۷۴ ہجری مین صاحبان انگریز کا عمل دخل بدستور ہوگیا اور سرکشان ناعاقبت اندیش کا سنگ سزا سے چور ہوگیا — چنانچہ اب سرکار انگریزی اس ملک پر قابض اور متصرف ہے اور واجد علی شاہ کو ایک لاکھہ روپیہ ماہوار معہ اوسکی متعلقین کی اس سرکار سے الاقتداری ملتا ہے فقط +

تمت بالخیر والعافیت +

تاریخ طبع مرأت الاشباه نتیجهٔ فکر سید محمد مظهر حسن صاحب متخلص مظهر عرف عنایت الٰہی متوطن سکندره راؤ ضلع علی گڈھ

بحالات شہان باد دیده غور	دلا این نسخهٔ عمده شده طبع
بدیهه بهر سال طبع مظهر	بگو این نسخه عمده شده طبع
	سنه ١٢٨٥ ہجریہ

نتیجه طبع ذکا سید جمعیت علی صاحب ساکن گڈھ مکتیسر ضلع میرٹھ

ارتضی خان کرد چون در مطبع خود اهتمام	بهر طبع نسخهٔ حال شهان شد به شفقت
سنه تاریخ طبعش ای برشته فی البدیهه	طبع گردیده کتاب مستطاب زیبا
	١٢٨٥

قطعات تاریخ طبع از نتائج افکار ناظم بی بدل ناثر بی مثل امیدوار خیر و فلاح محمد صادق علی صاحب مداح مقیم سکندره راؤ ضلع علی گڈھ تلمیذ با تمیز نجم الدوله دبیر الملک نواب اسد الله خان بهادر نظام جنگ غالب

شده طبع در مطبع ارتضی خان	کتابی بحالات شاہان ذی جاه
رقم کرد مداح تاریخ طبعش	که طبع گردیده مرآت اشباه
	سنه ١٢٨٥ هجری

ایضاً

در مطبع چو مطبوع شده عمده کتابی	با طرز خوش اسلوب بزیبائی مضمون
مداح رقم کرده چه تاریخ خجسته	مطبوع شده نسخهٔ با زیب همایون
	سنه ١٢٨٥ھ

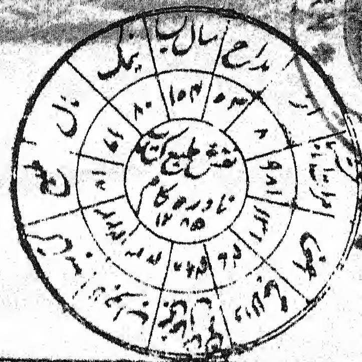
الصلہ

خوش عروس کتاب پر زینت	گشت آراستہ بزیور طبع
گفت مشاطہ خرد تاریخ	چہ شد آراستہ بزیور طبع

سنہ ۱۲۸۵

طریق استخراج تاریخ از دایرہ

واضح ہو کہ دایرہ سی دو طریق پر تاریخ سال طبع حاصل ہو سکتی ہی طاق و جفت طاق مین جس خانہ سی چاہو
تین خواہ پانچ یا اس سی زیادہ خانہ شمار کرو تا مبدا جب پہنچو گی اعداد خانہ گنی ہوی سی سن مطلوب پاوگی
مثلا خانہ آغاز سی گنا اول اوسی خانہ کی ۱۵۴ لکھی پہر اوس سی ایک دو تین گنا خانہ مال کی
اوسکی ۱۱ عدد لی پہر اوس سی ایک دو تین گنا خانہ کتاب ملا ۴۲۳ عدد پائی اسیطرح خانہ یعنی حال الخ
۴۹۸ کا اور آنعتی ۱۳۱ کا اور آز ۸ کا ہی کل کی میزان دی سنہ ۱۲۸۵ ہجری موجود ہی
اب لیجیی جفت کا حساب یعنی دو یا چار خواہ زیادہ اوسی خانہ آغاز سی ایک دو گنا خانہ نیک اتفاق آیا
جسکی ۸۰ عدد ہین شمار جفت مین جس خانہ سی گنتی آغاز کیجائی مثل شمار طاق اوس خانہ کی عدد
نہین لیتی چنانچہ خانہ نیک کی اگلی خانہ سی ایک دو گنا خانہ طبع ۸۱ کی عدد کا وجود ہی اسیطرح خانہ
الاحباب ۴۲۳ عدد کا [illegible] والاحیاء ۰۰ کی عدد کا مرآت الاشباہ ۹۸۱ عدد کا [illegible] ۳۴۵ عدد کا
ان سب کو جمع کیا سنہ ۱۲۸۵ حاصل [illegible] اور مصرعہ وسط دائرہ سی بھی سنہ ۱۲۸۵ ہجری پیدا ہوتی ہین



اشتہار

واضح ہو کہ یہہ کتاب مولفہ من ہیچمدان محمد زمان [illegible]
محمد مرتضی خان مہتمم مطبع مرتضوی دہلی کی
کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کی طبع نفرماوین

مطبع مرتضوی دہلی محمد مرتضی خان و ردیڈیٹر بین محمد مرتضی خان کی اہتمام سی چھپی